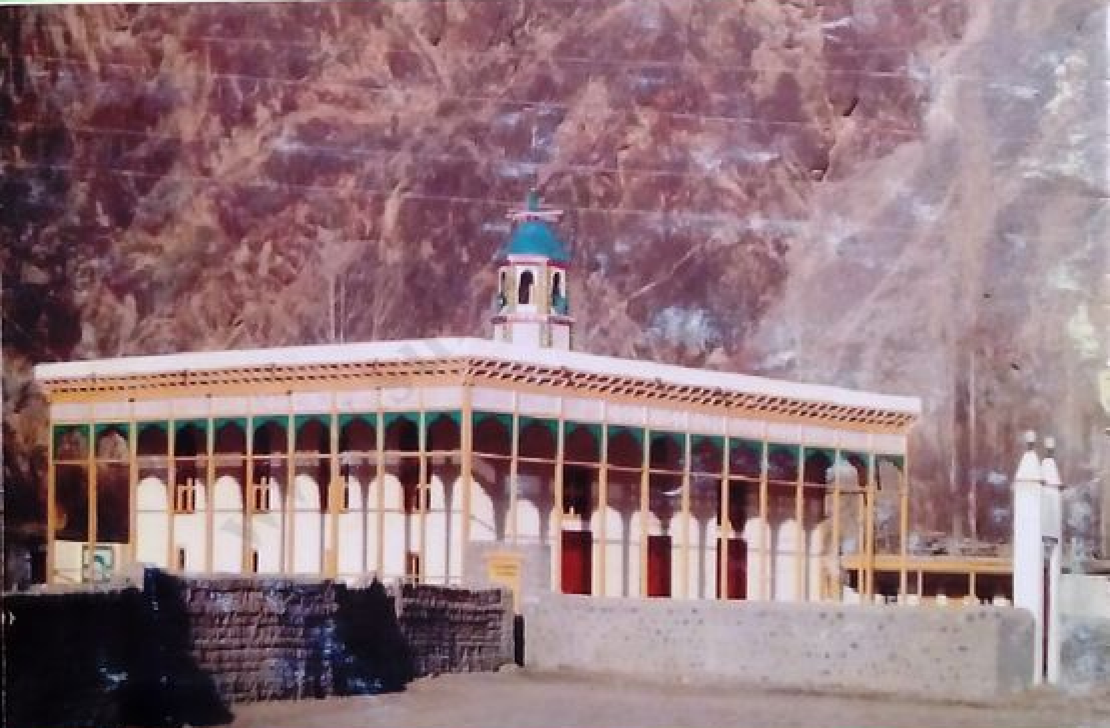
نوائے صوفیہ
انٹرنیشنل

ماہنامہ
نوائے صوفیہ
انٹرنیشنل
اسلام آباد

شمارہ نمبر 119
قیمت -/45 روپے
مارچ 2014



جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ سلینگ کی تعمیر و توسیع کا منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

شمارہ: 119	مارچ 2014ء	ہدیہ: 45 روپے

مدیر

[illegible] بشیر

کمپوز کاری و ڈیزائن کاری

تصوف [illegible] لائبریری [illegible] اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں و خطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

http://www.nyfpk.org/Nawa-i-eSufia.php

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے [illegible] پریس [illegible] اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ رسالہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

فہرست مضامین

نام مضمون ....صفحہ نمبر

تفکر و تذکر

میلاد نامہ

شخصیات

نام مضمون ....صفحہ نمبر

اسلامیات

ایمانیات

عملیات

غنچہ ہائے نو شگفتہ

اخبار تصوف

نامۂ سالک

تفکر و تذکر

رحمتِ عالم اور ہم

اداریہ

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ترجمہ: 'اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔'

جملہ اہل عالم کو بالخصوص اور امت مسلمہ محمدیہ کو بالخصوص خالق حقیقی کا کروڑہا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس ذات پاک نے ہمیں اشرف المخلوقات کے طور پر پیدا فرما کر نہ صرف نعمت وجود سے سرفراز فرمایا بلکہ تمام موجودات کا سردار ہونے کا بھی اعزاز عطا فرمایا۔ عموماً یہ تصور عام ہے کہ زندگی فانی ہے اور یہ کہ دنیا کی مختصر حیات مستعار کی مدت ختم ہونے کے بعد انسان عدم اور فنا سے دوچار ہو جائے گا۔ چنانچہ دولت ایمان سے محروم افراد اسی چند روزہ حیات کو ہی کل اثاثۂ وجود سمجھتے ہوئے مادی نعمتوں سے بھرپور تمتع اور حظ اندوزی کی از حد کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مادی نعمتوں سے حظ اندوزی کی ایک حد ہے اور لذت پرستی کو مقصد حیات سمجھنے والا انسان بہت جلد عدم تسکین اور مایوسی سے دوچار ہو جاتا ہے، کیونکہ ایک طرف لذات دنیوی کے حصول کے لیے جو تگ و دو درکار ہے وہ خوف اور حزن پیدا کرتی ہے اور مادی ذرائع سے حاصل ہونے والی خوشیوں کو غارت کرنے کا موجب بنتی ہے اور دوسری طرف زوال عمر کے ساتھ ساتھ مادی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی انسانی صلاحیتیں بھی زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر حیات انسانی میں اعلیٰ روحانی مقصد اور آدرش کا فقدان ہو تو لذت پسند انسان بہت جلد مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ زندگی کے تسلسل پر یقین نہیں رکھتے، اس لیے فرصت حیات کے فوت ہونے کا افسوس اور پچھتاوا ان کی اوقات کو تلخ تر بنا دیتا ہے۔ دوسری طرف اہل ایمان ایک جانب حیات کو ایک جاودانی نعمت سمجھتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک موت کے ساتھ زندگی ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک دائمی زندگی کے آغاز کی صورت ہے جس کے خلود کی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں بشارت عطا فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور اہم تفوق جو اہل ایمان کو غیر اہل ایمان پر حاصل ہے وہ اللہ کا دائمی اور ابدی سہارا ہے۔ ان کا غیر متزلزل ایمان ہے کہ خالق حقیقی جس نے انسان کو پیدا فرمایا، انسان کے رزق اور حفظ جان کا ذمہ دار بھی ہے، جو شہ رگ سے بڑھ کر آدمی سے قریب ہے اور جب وہ اسے پکارتا ہے تو اس کی دعا سنتا ہے اور اسے قبول و ایجاب سے ہمکنار فرماتا ہے۔ اسی باعث خالق حقیقی نے انسان کو سلیقۂ دعا سکھاتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو چاہیے کہے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ چنانچہ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل، نعم المولی و نعم النصیر کا کلمہ اہل ایمان اور بالخصوص اہل تصوف کا نعرۂ ایمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام مخلوقات عالم پر بالعموم اور اہل اسلام پر بالخصوص ارزانی ہوئی ہے اور اس رحمت کی حسین ترین صورت وجود پاک سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ رب العالمین اہل اسلام کو رحمت للعالمین کے پاک وجود کی برکت سے وہ ممتاز مقام عطا فرمایا جس پر فخر و ناز کرنے میں وہ بجا طور پر حق بجانب ہیں۔ امت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ صرف اس دنیائے فانی میں خالق حقیقی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت کا سہارا عطا فرمایا ہے بلکہ اخروی زندگی میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت کا رنگ شفاعت ظہور ہوگا اور امت محمدیہ کے لیے دائمی نجات، کامیابی اور سرخروئی کا وسیلہ ثابت ہوگی۔ اگر اہل ایمان میں سے بھی کوئی یہ کہے ہم محض اللہ تعالیٰ پر تکیہ

کرتے ہیں اور رحمت للعالمین سے بے نیاز ہیں تو یہ بات اس کی کم عقلی پر دال ہوگی کیونکہ استعانت الٰہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے جدا چیز نہیں ہے، اور رحمت للعالمین سے بے نیازی برتنے والا رب العالمین کی نصرت سے بھی محروم رہے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمت للعالمین ہونے پر ایمان کا عملی تقاضا یہ ہے کہ آپ کے امتی بھی اہل عالم کے لیے رحمت، شفقت اور محبت کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں۔

> **حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمت للعالمین ہونے پر ایمان کا عملی تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کے امتی بھی اہل عالم کے لیے رحمت، شفقت اور محبت کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں۔**

بدقسمتی سے فی زمانہ اہل اسلام ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں اور رحمت للعالمین کے نمونہ رحمت کو اہل عالم پر پیش کرنے کے بجائے تشدد، انتہا پسندی اور عدم برداشت کی ایسی تصویر سامنے لا رہے ہیں، جسے استعماری قوتیں دہشت گردی سے تعبیر کر کے اسلام کے عالمگیر مقصد کو زک پہنچانے کے مذموم مقاصد میں مصروف ہیں۔ زمانہ ترقی کے راستوں پر رواں دواں ہے اور اہل اسلام رجعت پسندی کی طرف مائل ہیں اور ترقی معکوس کی مثال بنے ہوئے ہیں۔ اس تعصب، تنگ نظری اور عدم برداشت کا اصل علاج اہل تصوف کی تعلیمات کو اپنانا ہے، جو سراسر محبت، امن، بھائی چارے، وسیع النظری اور انسان دوستی پر مبنی ہے۔ فی زمانہ تعلیمات تصوف کے احیا کی ضرورت کا شدت سے احساس پیدا ہو رہا ہے، ایسی صورت حال میں امت اسلامیہ بالعموم اور اہل صوفیہ نوربخشیہ بالخصوص اس فریضے کی انجام دہی کے ذمہ دار ہیں تا کہ حضور رحمت عالم کی رحمت عامہ کا حقیقی اور عملی تعبیر سامنے آ سکے۔

ربیع الاول کا مقدس مہینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ہے۔ اس عظیم موقع کی مناسبت سے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد اور دیگر نوربخشی مراکز پر ۹ ربیع الاول کو میلاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل کا انعقاد ہوا، جن کے انعقاد کے لیے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے نوجوان پیش پیش رہے۔ جملہ اہل اسلام کو عید میلاد النبی کی خصوصی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

اس مبارک موقع کی مناسبت سے ہم نے نوائے صوفیہ کے موجودہ شمارے کو میلاد نامہ کے طور پر شائع کیا ہے اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خصوصی طور پر متعدد صفحات مختص کیے ہیں۔

ضروری گزارش:

نوائے صوفیہ میں نشر و اشاعت کی اہمیت کے موضوع پر متعدد بار اظہار خیال کیا گیا ہے اس اعتبار سے ایک اشاعتی ادارے کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، صوفیہ نوربخشیہ کے تعلیم یافتہ طبقے سے اہم ترین مسئلے پر خصوصی توجہ مرکوز کرنے کی خصوصی اپیل ہے۔

❀☆✿☆❀

بقیہ: رحمت للعالمین

شرط ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے اسوہ حسنہ اور تعلیمات نبوی کو مشعل راہ بنایا جائے۔ یہی کردار سازی کا ذریعہ اور اصلاح معاشرہ کی اساس ہے۔ خدا ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک تمہارے لیے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ عمل ہے اور قرآن مجید آپ کی عملی زندگی کا کامل نمونہ اور آئین زندگی ہے۔ خیال رہے کہ قرآن مجید کی بے شمار آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہدایت و نجات کا راستہ صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آئمہ کرام، اور بزرگان دین کی اطاعت پر منحصر ہے۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللھم صلی علی محمد و آلہ محمد

میلاد نامہ

رحمت للعالمین

حاجی غلام حسین سرمیکی

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی

سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

اسلامی تاریخ میں ماہ ربیع الاول کو جو عظمت، تقدس، بزرگی اور برتری حاصل ہے وہ صرف اور صرف فخر دوعالم، سرور کائنات، فخر موجودات، صاحب لوح وقلم، سید عرب وعجم، صبح درخشاں، نیر تاباں، مہر درخشاں، ساقی کوثر، شافع محشر، مرسل داور، شاد امم، محبوب رب العالمین، سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمت للعالمین، سرور کونین، بشیر و نذیر، سراج منیر، امام الانبیا، ماہ عرب، آفتاب دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت حاصل ہے۔

ربیع الاول تقویم اسلامی کا تیسرا مہینہ ہجری سال کا اہم سنگ میل اور اسلامی تاریخ میں نمایاں مقام اور کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ماہ مبارک سرکار دوجہاں کی ولادت اور آپ کی تشریف آوری کے حوالے سے ماہ و سال کی پوری تاریخ میں ایک منفرد حوالہ رکھتا ہے۔ ربیع الاول کے لغوی معنی پہلی بہار کے ہیں۔ مورخین نے ربیع الاول کو ربیع الاول کہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب اس مہینے کا نام رکھنے کا مرحلہ آیا تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آغاز میں واقع ہوا۔ اس بناء پر اسے ربیع الاول سے موسوم کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف مقاصد اور ضروریات کے پیش نظر سفر کرنے والے عرب موسم بہار گزارنے کی مناسبت سے اس مہینے میں خصوصی طور پر اپنے گھروں میں اقامت اختیار کرتے تھے۔ اور وہ بہار کے ایام اپنے گھروں میں ہی گزارتے تھے۔ لہذا اس بناء پر اس مہینہ کا نام ربیع الاول رکھ دیا گیا۔

اسلام میں اس ماہ مبارک کو خاص فضیلت حاصل ہے جو بعض اعتبار سے اور مہینوں سے بڑھی ہوئی ہے اور وہ خاص فضیلت (ظہور قدسی) یعنی حضور اکرمؐ کی ولادت اور آپؐ کی تشریف آوری ہے۔ آپؐ کی آمد دنیا کی بہار کا سبب ہے پھر جب اس مہینے میں آپؐ تشریف لائے وہ ربیع در ربیع یعنی بہار ہی بہار اور نور ہی نور ہے۔

آپؐ کی ولادت باسعادت کی تاریخ مختلف مورخین اور سیرت نگاروں نے مختلف بیان کی ہے۔ ان میں تین روایات نو، بارہ اور سترہ ربیع الاول بیان کی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کی تشریف آوری سے دنیا کو شرف انسان کا حقیقی اندازہ ہوا۔ انسانی زندگی کا ہر گوشہ اس سراج منیر کی تشریف آوری سے جگمگانے لگا۔ خزاں رسیدہ زندگی میں پرکیف بہار آئی، انسانیت کفر و شرک اور ظلم و جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر علم کی روشنی اور توحید کے نور سے منور ہوئی۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ، دوشنبہ کا دن اور صبح صادق کی ضیاء بار گھڑی تھی۔ رات کی تاریکی چھٹ رہی تھی اور دنیا کا اجالا پھیلنے لگا، جب آفتاب عالم تاب سرکار دوجہاں، سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے کائنات میں ازلی سعادت اور ابدی مسرتوں کا نور چمکا۔ رشد و ہدایت اور ایمان کی ایسی بہار آئی کہ جس کے بعد خزاں نہیں۔ مختصراً یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے رہبر ہیں جو ہر مومن کی نظر کا نور، روح کا قرار اور دل کا سرور ہے۔ نیز ربیع الاول نے پہلی اور ابدی بہار بن کر انسانیت کو حیات جاودانی عطا کی ہے۔

محبوب رب العالمین، سید المرسلین، ختم النبیین، فخر موجودات، سرور کائنات، حامل قرآن، نور مبین، رحمت للعالمین، امام الاولین و آخرین، صاحب قاب قوسین، مولائے کل، ختم الرسل، محسن انسانیت،

رہبرِ آدمیت، یتیم عبد اللہ، جگر گوشہ آمنہ، سید عرب وعجم، ہادی عالم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور قدسی، آپؐ کی ولادت باسعادت اور دنیا میں تشریف آوری ایک ایسا تاریخ ساز لمحہ اور عظیم انقلاب ہے جس نے کائنات کو ایک نئی جہت، نیا موڑ اور فلاح و کامرانی کا ایک نیا دستور عطا کیا۔ انسانیت کو جینے کا حوصلہ اور زندہ رہنے کا سلیقہ عطا کیا۔ اس نورِ مبین کی آمد سے عالمِ جہالت کا ذرہ ذرہ اور حیاتِ انسانی کا گوشہ گوشہ جگمگانے لگا۔ ظلم، جہالت، ناانصافی، کفر و شرک اور بت پرستی میں مبتلا انسانیت مثالی ضابطہ حیات، احترامِ انسانیت کے شعور سے باخبر، عدل کی بالادستی کے تصور سے آگاہ اور ایمان کے نور سے منور ہوئی۔ ایمان کی دولت نصیب ہونے سے بندگانِ خدا کو وہ منزل ملی جس سے توحید کا نور عام ہوا اور کفر و شرک کی تاریکی چھٹ گئی۔ دعائے خلیلؑ، تمنائے کلیمؑ، اور نوید مسیحاؑ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی سے انسانیت کی صبح سعادت کا آغاز ہوا۔ ایسا تاریخ ساز انقلاب رونما ہوا جس نے توحید ورسالت کے نور کو عام کر کے انسانی عزت ووقار اور اعلیٰ انسانی وقار کو بحال کیا۔ آپؐ کی دنیا میں تشریف آوری اللہ جل جلالہ کی تمام تر نعمتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس نعمت کو عطا فرما کر رب تعالیٰ نے اہلِ ایمان پر اپنا احسان جتلایا ہے اور فیصلہ فرما دیا ہے کہ قیامت تک روئے زمین پر قدم رکھنے والے ہر مرد و عورت خواہ وہ شرقی ہو یا غربی، گورا ہے یا سیاہ فام، طاقت ور ہے یا کمزور، شاہ ہے یا گدا، با اختیار ہے یا بے اختیار، دراز قد ہے یا کوتاہ قامت اسے انفرادی یا اجتماعی زندگی میں حقیقی اور فطری فوز و فلاح یعنی دنیا و آخرت کی ایسی فلاح جو اس کی معاشرت، اخلاق، معیشت، سیاست، تہذیب و ثقافت کو چار چاند لگائے، امن و سلامتی، عزت و وقار، شرف و افتخار اور احترامِ آدمیت کے شعبوں میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کریں وہ صرف اور صرف آپؐ کی اتباع اور اطاعت کی بدولت ہی نصیب ہوگا۔ کائنات کو پُر انوار اور امن کا گہوارہ اس نورِ مجسم، رحمتِ عالم، مطاعِ مکرم، شفیع کی حقیقی غلامی سے ہی بنایا جا سکے گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم اخلاق اور کردار ساز شخصیت کے مالک تھے۔ آپؐ کی زندگی کا مشاہدہ اتنا وسیع تھا کہ آپؐ انسانی زندگی کے تجربے سے گزرتے ہوئے معراج کی بلندیوں تک پہنچے تھے۔ تاہم آپؐ کے مزاج میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ آپ مشفق باپ، مثالی شوہر، دیانتدار تاجر، عظیم قانون دان، اعلیٰ پایہ کے سپاہ سالار، عادل سربراہ مملکت، رہبر عظیم اور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ظہور کے بارے میں فرمایا: مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا کہ میں حسنِ اخلاق یا مکارمِ اخلاق کو درجہ کمال تک پہنچاؤں گا۔ (صحیح بخاری)

آپؐ کے اخلاق کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: "اور آپؐ بے شک عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔" بلاشبہ آپؐ کی ذاتِ گرامی انسانی کمالات اور صفاتِ حسنہ کا کامل مجموعہ تھی۔ صحابہ کرام میں بھی اخلاقِ نبوی اور کمالاتِ نبوی کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ اور آپ کا وجودِ مبارک آفتاب عالم تاب کے مانند تھا اور نورِ مصطفوی سے پوری کائنات منور ہوئی۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ بحیثیت پیغمبر اسلام آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو جو احکام دیے اور سچائی کا راستہ بتایا اس پر بھی سب سے پہلے آپؐ نے عمل کر کے دکھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری مسلم)

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دراصل اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر عشق رسولؐ کی منزل تک پہنچنا ممکن نہیں۔ حضورؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا سنتِ رسولؐ اور اسوہ حسنہ پر مکمل عمل عشقِ رسولؐ کے لیے بنیادی

باقی صفحہ نمبر 4 پر

میلاد نامہ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

ڈی ایم نوری کریسی

چھٹی صدی عیسوی کا آخری حصہ تھا، یہ صدی جاہلیت کے عروج اور غلبے کی صدی تھی، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب ناکام ہو گئے تھے انسان کی بے راہ روی اور فساد کا کوئی علاج ان کے پاس نہ تھا ان مذاہب میں اتنی تحریف اور ترمیم ہو چکی تھی کہ ان کی اصل شکل پہچاننا مشکل ہو گیا تھا، چند بے جان رسموں کا نام مذہب اور بت پرستی کا نام عبادت تھا۔ ہر طرف ظلم و ستم کا راج تھا۔ معاملہ کسی ایک سوسائٹی، ایک شہر اور ایک ملک کا نہیں بلکہ بحر و بر میں ہر جگہ فساد ہی فساد تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ پوری نوع انسانی نے خودکشی کی قسم کھائی ہو اور انسان اب زندہ رہنا نہ چاہتا ہو، پورے عالم پر ایسی تاریکی چھائی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا، تب کچھ ایسے واقعات پیش آئے جن سے دنیا والوں نے اندازہ لگایا کہ ظلم کی طویل شب رخصت ہونے والی ہے، چند ایسی نشانیاں ظاہر ہوئیں جن سے ثابت ہونے لگا کہ باران رحمت برسنے والی ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا اب تو رحمت کی وہ بارش برسنے والی تھی جس کے لیے ارض و سما کی ساری مخلوق سراپا انتظار تھی، اس باران رحمت کا انتظار ان یتیموں کو تھا جن کے اپنے عزیز ان کے حقوق غصب کر لیتے تھے اور ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنے والا کوئی نہ تھا، اس بہار جاوداں کا انتظار ان بیواؤں کو تھا جن کے دامن پر بیوگی کے سوا کوئی داغ نہ تھا، مگر جاہلوں کی نظر میں یہ ایسا داغ تھا کہ اس کی وجہ سے وہ انہیں انسانی حقوق سے محروم کر دیتے تھے، اس صبح بہاراں کا انتظار ان بچیوں کو تھا جنہیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، اس نیر تاباں کا انتظار ان مظلوموں کو تھا جن کی دادرسی کرنے والا کوئی نہ تھا، اس نجات دہندہ کا انتظار ان مظلوموں، محنت کشوں، کمزوروں اور غریبوں کو تھا، جن کی دستگیری کرنے والا کوئی نہ تھا۔ بالآخر ۵۷۰ء کو انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں۔ جب ربیع الاول کے مہینے میں حضرت آمنہؓ کے گھر سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنم لیا۔

ربیع الاول کے مہینے میں آپ محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے تشریف لائے اور ۴۰ سال بعد رمضان المبارک میں غار حرا میں جبرئیل امین (وحی) لے کر آئے اور محمدؐ بن عبداللہ کو محمد رسول اللہ بنا دیا گیا محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے آپ کا تعارف مکہ تک محدود تھا اور جب آپؐ محمد رسول اللہ بنے تو آپ کا تعارف مکہ سے مدینہ تک، مدینہ سے پورے عرب میں، عرب سے عجم تک اور پھر پوری دنیا میں عام ہو گیا۔ آپ جب محمدؐ بن عبداللہ تھے تو آپ کا کوئی مخالف نہ تھا، لیکن جب آپ محمد رسول اللہ ہوئے تو چند سعادت مندوں کے سوا سبھی آپ کے دشمن ہو گئے، ابولہب ہی کو لے لیجئے کہ عرفی ولادت کا جشن منانے والوں میں پیش پیش تھا لیکن جب آپ کی حقیقی ولادت ہوئی تو ایذا رسانی اور مخالفت میں بھی یہی سب سے آگے تھا۔ غار حرا میں آپ کے کندھوں پر بہت بھاری بوجھ رکھ دیا گیا تھا، اول اول آپ اس بارگراں سے لرز اٹھے تھے۔ آپ کو کسی ایک جماعت، کسی مخصوص شہر اور ملک کی اصلاح کا حکم نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ پورے عالم کے لیے آپ کو مصلح بنا کر بھیجا جا رہا تھا، پھر آپ کی اصلاح کا دائرہ چند رسموں اور چند اخلاق تک محدود نہ تھا بلکہ ظاہر سے باطن تک، عقیدہ سے عمل تک، معیشت سے معاشرت تک، عبادات سے سیاست تک، طرز زندگی سے انداز فکر تک، ہر شعبہ اور ہر زاویہ کی تعمیر نو کا حکم دیا جا رہا تھا۔ کہا یہ گیا تھا ایک جہاں نو پیدا کریں، ایک پوری انسانیت کی تعمیر کریں، بت پرستی کے معبد اور جور و جفا کے مضبوط قلعے ڈھا کر توحید و عدل کی بنیادوں پر

ایک نئی عمارات تعمیر کریں۔ اللہ کا حکم تھا اور ایسے بندے کو جس کی زبان انکار سے ناآشنا تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تعمیل ارشاد میں اٹھ کھڑے ہوئے، تین سال تک انفرادی طور پہ ایمان اور توحید کی دعوت دیتے رہے۔ جب تین سال گزر گئے تو اللہ تعالی کی طرف سے حکم آیا، آپ کو اللہ کی طرف سے جو حکم ملا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دیجئے اور مشرکوں کی بالکل پرواہ نہ کیجئے۔ آپ اس حکم الٰہی کو عملی شکل دینے کے لیے کوہ صفا کی چوٹی پر چڑھ گئے اور عربوں کے مخصوص انداز میں نعرہ لگایا۔ (یا صباحاہ) عرب اس نعرے کا مفہوم سمجھتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ یہ نعرہ کسی سنگین خطرہ کے موقع پر لگایا جاتا ہے۔ جب قریش کا سارا قبیلہ کوہ صفا کے پاس جمع ہو گیا تو آپؐ نے ان سے سوال کیا: اے لوگو، اگر میں تم سے یہ کہوں کہ پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر کھڑا ہے اور تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات پر یقین کرلو گے، وہ فوراً بول اٹھے: اے محمدؐ ہم نے تمھیں آج تک جھوٹ بولتے نہیں دیکھا، اس لیے تمہاری اطلاع پر ہم کیوں نہ یقین کریں گے؟ جب قریش آپ پر اعتماد کا اظہار کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: لوگو! میں اللہ کا نبی ہوں، میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے آیا ہوں، یہ اعلان سن کر سب پر خاموشی چھا گئی، ایک آپ کا چچا ابولہب چیخ اٹھا، اے محمدؐ تمہارے لیے سارا دن خرابی ہو، کیا تم نے صرف یہی کہنے کے لیے ہمیں بلایا تھا، توحید کی اس اعلانیہ دعوت کے بعد ظلم وستم کا وہ طویل دور شروع ہو گیا جس کے ذکر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اجتماعی جور و جفا کے لیے باقاعدہ کمیٹی بنائی گئی جس کا امیر ابولہب ہی تھا اور مکہ کے مختلف قبائل اور خاندانوں سے ۲۵ سردار اس کے ممبر تھے، یہ ایک قسم کی اقوام متحدہ بن گئی تھی جس کا مقصد شمع رسالت کو بجھانا تھا اور اشاعت حق کو روکنا تھا، پھر کسی صاحب ایمان کو تپتی ہوئی دوپہر میں دہکتی ہوئی زمین پر لٹایا گیا، کسی کو گھر سے نکال دیا گیا، کسی کو انگاروں پہ لٹا کر کمر کی چربی جلادی گئی، کسی کے جسم کو چیر دیا گیا، تین سال تک خاندان نبوت کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا، لیکن یہ جور و جفا اہل ایمان کے قدموں میں لغزش پیدا نہ کرسکا۔ مسلسل ۱۳ سال تک ظلم کی آگ جلتی رہی، جب ۱۳ سال بعد یہ آگ نہ بجھی تو اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ مکہ میں تو حکم یہ تھا کہ مار کھاتے رہو، ظلم سہتے رہو مگر جواب میں ہاتھ نہ اٹھاؤ، اصحاب کرام تو حکم کے بندے تھے، وہ ظلم کی چکی میں پستے رہے، کوئی زخمی ہوا، کسی کی آنکھ ضائع ہوئی، کسی کی کھال جل گئی کسی کی ہڈیاں ٹوٹیں، لیکن انہوں نے جوابی حملہ نہ کیا، پھر جب احکم الحاکمین کی طرف سے انہیں دفاعی اور اقدامی ہر قسم کے قتال کی اجازت مل گئی تو وہ اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان میں آ گئے، پھر بدر سے تبوک تک غزوات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا، ان غزوات کا مقصد نہ مال کا حصول تھا نہ کشور کشائی، نہ حدود و سلطنت کی توسیع نہ قوت وطاقت کا اظہار۔ مقصد یہ تھا کہ انسان مخلوق کی بجائے خالق کی پرستش کرے، دلوں کی کثافتیں اور غلاظتیں ڈھل جائیں، انسان کو خوف اور دہشت سے نجات مل جائے، مظلوموں کی دادرسی ہو، ظالموں کا پنجہ استبداد مروڑا جائے، رنگ ونسل اور زبان کے تعصبات اپنی موت آپ مر جائیں فرقے، گروہ اور جماعتیں مٹ جائیں اور امت واحدہ کی تشکیل عمل میں آ جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، مظلوموں کا خون، اہل ایمان کی قربانیاں اور داعی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ سالہ دعوت رنگ لائی۔ دنیا کی رت دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانیت صدیوں سے سوئی ہوئی تھی اور اب اچانک بیدار ہو کر مصروف عمل ہو گئی ہے، خدا پرستی کا چراغ کچھ اس طرح چمکا ظاہر تو ظاہر باطن بھی چکا چوند ہو گئے، چہرے ہی روشن نہ ہوئے دل بھی روشن ہو گئے، جلوتوں کے ساتھ خلوتیں بھی بدل گئیں، جس معاشرے میں موحد ہونا بڑی عجیب بات تھی، اب اسی معاشرے میں مشرک ہونا بڑا جرم تصور ہونے لگا، رنگ ونسل کے فرق کے باوجود تمام اصحاب آپس میں بھائی بھائی بن گئے، ظلم اور ظالم نفرت کی علامت بن گئے، مظلوموں کی دادرسی، غریبوں کی نصرت، بیواؤں کی خبر گیری اور یتیموں کی سرپرستی اعلیٰ ترین اعمال حسنہ میں شمار ہونے لگے اور اسی میدان میں مسابقت کی صورتیں پیش آنے لگیں ایسی امت تشکیل پا گئی، جس کا ہر فرد خوبصورت تسبیح کا ایک دانہ اور مضبوط زنجیر کی ایک کڑی تھا۔

میلاد نامہ

حیاتِ طیبہ ایک نظر میں

مسز جی ایچ معروفی

ولادت باسعادت: ولادت باسعادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ یہ عام الفیل میں ۹ ،۱۲یا ۱۷ ربیع الاول کو ہوئی۔

عمر چھ سال: والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کی وفات ہوئی۔

عمر آٹھ سال: دادا حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔

عمر بارہ سال: چچا حضرت عبدالمطلب کے ساتھ شام کا پہلا سفر۔

عمر پچیس سال: شام کا دوسرا سفر جس میں حضرت خدیجہؓ کا سامان تجارت لے گئے۔ اسی سال حضرت خدیجہؓ کی خواہش پر ان سے نکاح فرمایا۔

عمر چالیس سال: خانہ کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر آپ کا عادلانہ فیصلہ۔

عمر پینتالیس سال: صحابہ کرام کو ہجرت حبشہ کا حکم۔

۴نبوی: معجزہ شق القمر (آپ کی انگشت مطہر کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔)

۱۰ نبوی: عام الحزن یعنی غم کا سال کہ پہلے حضرت ابو طالب اور پھر زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا۔

۱۲نبوی: حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص اسلام لائے۔ یہ بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔ اسی سال معراج کا واقعہ پیش آیا اور مسلمانوں پر نماز فرض ہوئی۔

۱۳نبوی: مدینہ منورہ کے بہتر اشخاص اسلام لائے۔ یہ بعیت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔ انہوں نے آنحضرت کو مدینہ تشریف آوری کی دعوت دی۔

۱ہجری: مدینہ منورہ تشریف آوری۔ قبا میں اسلام کی پہلی مسجد کی تعمیر فرمائی۔ پھر مسجد جمعہ اور اس کے بعد مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ اسی سال اذان کی ابتدا ہوئی۔ مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم فرمائی۔

۲ہجری: بیت المقدس سے حرم کعبہ کی طرف تحویل قبلہ۔ غزوہ بدر پیش آیا۔

۳ہجری: غزوہ احد۔ میراث کے احکام وقوانین بھی اسی سال نازل ہوئے۔

۴ہجری: غزوہ بنو نضیر۔ اسی سال زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت خزیمہ کا انتقال ہوا۔

۵ہجری: غزوہ دومۃ الجندل اور غزوہ خندق یا غزوہ احزاب پیش آئے۔ مسلمان عورتوں کو اسی سال پردہ کرنے کا حکم دیا گیا اور حد قذف کے احکام بھی اسی سال نازل ہوئے۔

۶ہجری: بیعت رضوان، صلح حدیبیہ۔ اسی سال سلاطین عالم کو دعوت اسلام کے سلسلے میں خطوط روانہ فرمائے۔

۷ہجری: غزوہ خیبر پیش آیا۔

۸ہجری: غزوہ موتہ وفتح مکہ، جنگ حنین، جنگ طائف۔

۹ہجری: غزوہ تبوک، مشہور سخی حاتم طائی کی بیٹی اور بیٹا اسی سال مسلمان ہوئے۔

۱۰ہجری: حجۃ الوداع، منشور انسانیت کا اعلان۔

۱۱ہجری: جیش اسامہ کی تیاری۔

۱۱ہجری: آغاز علالت۔

۱۱ہجری: بروز دوشنبہ (پیر) بوقت سہ پہر اللہ رب العزت کے حضور میں حاضر ہو گئے۔

ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی:

۱۔حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ
۲۔حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ
۳۔حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ
۴۔حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ
۵۔حضرت ام سلمہ بنت خدیفہؓ
۶۔حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ
۷۔حضرت زینبؓ بن جحش
۸۔حضرت زینبؓ بنت خزیمہ
۹۔حضرت میمونہؓ بنت حارث
۱۰۔حضرت جویریہؓ بن حارث بن ضرار
۱۱۔حضرت صفیہؓ بنت حی

آپؐ کے اولاد: بیٹے: طیب، طاہر، قاسم اور ابراہیم

بیٹیاں: حضرت فاطمہؑ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت کلثومؓ

بقیہ: گناہ گاروں کے لیے تیار کردہ احوال برزخ

(اے مخاطب) تو دیکھے جس وقت کہ وہ کھڑے کیے جائیں گے دوزخ میں پس وہ کہیں گے اے کاش ہم لوٹا دیے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتیں اور ہو جاتیں ایمان والوں میں سے۔ (سورہ انعام: ۱۲۷)

یہ تھی چند قرآنی آیات اور اس کے علاوہ بھی متعدد وعیدوں کی آیات قرآنی میں موجود ہیں۔ حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائے گا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کے اوپر آگ کے تسمے ہوں گے اور ان دو چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کرے گا حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث نقل ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک اور جلایا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی اب وہ سیاہ تاریک ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ تمہارا رب تمہیں مسلسل نعمتیں دیتا جا رہا ہے اور تم مسلسل اس کی نافرمانی کئے جا رہے ہو تو اس سے ڈرو۔ (کتاب سبعین)

اصول اعتقادیہ میں شاہ سید محمد نوربخش فرماتے ہیں کہ اے آنکھوں کی ٹھنڈک سے زیادہ پیارے بیٹے، امتقیوں! تو درس عبرت حاصل کر کے سلطنت مال اور لشکر کہاں ہوگا شاہان کسریٰ اور ان کی طاقت کہاں ہوگی، ظالموں اور ان پر نمرود خورنمائیاں کہاں ہوگی۔ فرعون اور ان کی جاہ وعزت کہاں ہوگی اور سرکشوں اور ان کی سرکشی کہاں ہوگی۔ تیری عمر چالیس سال کو پہنچی ہے اور سید المرسلین کا فرمان ہے جو شخص چالیس سال کو پہنچے اور اس کی نیکی کو اس کی برائی پر غلبہ حاصل نہ ہو سکے تو وہ نقصان اٹھانے والوں ہی سے ہے۔ پروردگار میرے بیٹے کی عمر کو دراز فرما اور دینی خدمت کی خاطر اسے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو عذاب جہنم سے بچنے اور نیکی کے کام میں سبقت لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میلاد نامہ

نبی اکرمؐ کا حلیہ مبارک

مولوی عبد الرحیم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کس قدر حسین اور احسن تقویم کا کامل بنایا ہے۔ شاعر دربار نبی حضرت حسان بن ثابت اس امر کی یوں مدح سرائی کرتے ہیں۔

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيوب
كانك قد خلقت كما تشاء

اے میرے آقا آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے نہیں جنا۔ اللہ نے آپ کو تمام عیوب سے پاک پیدا فرمایا۔ گویا اللہ نے آپؐ کو ایسا پیدا فرمایا جیسا آپؐ چاہتے تھے۔

حضرت علیؓ آپؐ کا حلیہ مبارک یوں بیان فرماتے ہیں۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپؐ کے بال قدر خمدار تھے۔ آپ کمزور نہ تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا۔ بالکل دراز ہڈیوں کے جوڑ موٹے موٹے تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی لکیریں تھی۔ ہاتھ پاؤں پر گوشت جب چلتے وقت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپؐ پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے۔ دعوت صوفیہ میں بھی آپ کا حلیہ مبارک شمائل نامہ کے عنوان سے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

اسمر بیاض اللون. راحب الجبهة . ازج الحاجبين. اسود العینین. اقنی الانف. افلج الانسان. مجتمع اللحیة. ملیح الجسد. طویل الیدین. رقیق الانمل. تام القد. لیس فی بدنه شعر الاالخط من الصدر الی السرة.

گندم گوں سفید رنگت والے، کشادہ پیشانی والے، باریک آبرو والے سیاہ آنکھوں والے، بلند ناک والے، کشادہ دانتوں والے، گھنی داڑھی والے، خوبصورت جسم والے لمبے ہاتھوں والے، باریک پوروں والے، کامل میانہ قد والے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے بدن مبارک پر سینے سے ناف تک ایک لکیر کے سوا کوئی بال نہ تھا۔

سیرت طیبہ کی لازوال کتاب سیرت النبیؐ میں مولانا شبلی نعمانی آنحضور کا حلیہ اقدس بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ آپؐ میانہ قد اور موزوں اندام تھے۔ رنگ سفید سرخ تھا۔ پیشانی چوڑی اور ابرو پیوستہ تھے۔ بینی درازی مائل تھی۔ چہرہ ہلکا تھا، بہت پر گوشت نہ تھا۔ دہانہ کشادہ تھا۔ دندان مبارک بہت پیوستہ نہ تھے۔ گردن اونچی سر بڑا اور سینہ کشادہ اور فراخ۔ سر کے بال نہ بہت پیچیدہ تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ ریش مبارک گھنی تھی۔ چہرہ کھڑا کھڑا تھا۔ آنکھیں سیاہ اور سرگوں پلکیں بڑی بڑی تھی۔ سینے مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی۔ شانوں اور کلائیوں پر بال تھے۔ ہتھلیاں پر گوشت اور چوڑی

گندم گوں سفید رنگت والے ، کشادہ پیشانی والے ، باریک آبرو والے، سیاہ آنکھوں والے ، بلند ناک والے، کشادہ دانتوں والے ، گنھی داڑھی والے ، خوبصورت جسم والے، لمبے ہاتھوں والے ، باریک پوروں والے، کامل میانہ قد والے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے بدن مبارک پر سینے سے ناف تک ایک لکیر کے سوا کوئی بال نہ تھا۔

کلائیاں لمبی اور پاؤں کی ایڑھیاں نازک اور ہلکی تھی۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے خالی تھے۔ نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔

صحابہ پر آپؐ کے حسن و خوبروئی کا بہت اثر پڑتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھے۔ پہلے پہل جب چہرہ اقدس پر ان کی نظر پڑی تو بولے خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔

جابر بن سمرہ ایک صحابی ہیں ان سے کسی نے پوچھا۔ آپؐ کا چہرہ تلوار سے چمکتا تھا۔ بولے نہیں ماہ و خورشید کی طرح یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک شب کو جب مطلق ابر نہ تھا اور چاند نکلا تھا میں کبھی آپؐ کو دیکھتا کبھی چاند کو دیکھتا تھا تو آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبرو معلوم ہوتے تھے۔

حضرت براء صحابی کہتے ہیں کہ میں نے کسی سرخ جوڑے والے کو سرخ لباس میں آپؐ سے خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپؐ کے پسینے میں ایک طرح کی خوشبو تھی۔ چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے۔ جسم مبارک کی جلد نرم تھی۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ آپؐ کا رنگ نہایت کھلتا تھا۔ آپؐ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا۔ میں نے دیبا اور حریر بھی آپؐ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے اور مشک و عنبر میں بھی آپؐ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی۔

عام طور پر مشہور ہے کہ آپؐ کا سایہ نہ تھا۔ لیکن اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم النبوت تھی۔ یہ بظاہر سرخ ابھرا ہوا گوشت سا تھا۔

صحیح مسلم اور شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدہ تھا۔"

لیکن ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں شانہ کے پاس چند مساسوں کی مجموعی ترکیب سے ایک مستدیر شکل پیدا ہو گئی تھی۔ اسی کو مہر نبوت کہتے تھے۔ تمام صحیح روایت کی تطبیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرہ ابھرا ہوا گوشت کا حصہ تھا جس پر تل تھے۔ اور بال اُگے ہوئے تھے۔ سر کے بال اکثر شانے تک لٹکے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا تو شانوں پر چار گیسو پڑے تھے۔ مشرکین عرب بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ آنحضرت چونکہ کفار کے مقابلے میں اہل کتاب کے موافقت پسند کرتے تھے۔ ابتدا میں آپؐ بھی اہل کتاب کی طرح بال چھوڑے ہوئے رکھتے تھے۔ پھر مانگ نکالنے لگے۔ بالوں میں اکثر تیل ڈالتے تھے اور ایک دن بیچ کنگھی کرتے تھے۔ ریش مبارک میں گنتی کے چند بال سفید ہونے پائے تھے۔ رفتار بہت تیز تھی۔ چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ڈھلوان زمین پر اتر رہے ہیں۔ ضعیف روایتوں میں ہے کہ آنحضرت کا سایہ نہ تھا۔ یعنی زمین پر جسم اقدس کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ لیکن محدثین کے نزدیک یہ روایتیں صحت سے خالی اور ناقابل اعتبار ہیں۔

فیوض و برکات شمائل نامہ مبارک:

فرمان نبیؐ کے مطابق جو کوئی مومن شمائل نامہ مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس محفوظ رکھے گا وہ ہر طرح سے خوش و خرم رہے گا۔ مسائل و آلام سے محفوظ رہے گا۔ سفر سے آرام کے ساتھ گھر واپس پہنچے گا۔ جن اور پری کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جو کوئی نماز صبح کے بعد تعقیبات سے فراغت پا کر شمائل نامہ مبارک کو دیکھنے پر مداومت کرے گا اور اسے پڑھے گا تو اسے سو حج کا ثواب عطا ہو گا۔ نماز ظہر کے بعد ایسا کرے گا تو تین سو حج کا ثواب عطا ہو گا۔ نماز عصر کے بعد ایسا کرے گا تو پانچ سو حج کا ثواب عطا کرے گا۔ نماز مغرب کے بعد ایسا کرے گا تو سات سو حج کا ثواب عطا ہو گا۔ اور نماز عشاء کے بعد ایسا کرے گا تو ایک ہزار حج کا ثواب عطا کرے گا۔ ہزار بار ختم قرآن کا ثواب عطا ہو گا۔ ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ہزار مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب ملے گا۔ اور ہزار مسجدیں تعمیر کرنے کا ثواب ملے گا۔

میلاد نامہ

حضور اکرمؐ کی اطاعت

محمد رضوان موسیٰ سرموی

دین اسلام کی بنیاد اور قرآن وحدیث کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔ رسولؐ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال بنانے کے لیے آپؐ کی محبت کو کسوٹی بنایا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

رسولؐ کی محبت ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے اس کے بغیر ہمارا دین وایمان مکمل نہیں۔ جس طرح کلمہ توحید کا اقرار ضروری ہے بالکل اسی طرح آپؐ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا بھی ضروری ہے۔ رسولؐ کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ یہ کسی ایک شعبے یا نسل یا ایک علاقے تک محدود نہیں۔ بلکہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے لوگوں کے اور انسانیت کے اخلاق درست کرنے اور ہنسی خوشی زندگی گزارنے کے اصول سکھائے۔ حدیث شریف میں جگہ جگہ اطاعت رسولؐ کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ آپؐ کا فرمان ہے:

''جس شخص میں تین باتیں ہوں اس نے ایمان کو پا لیا:

۱۔ ایک اللہ اور اس کے رسولؐ سے سب سے زیادہ محبت ہو۔

۲۔ جب وہ کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے کرے۔ اور

۳۔ تیسرا کفر میں جانے کے لیے اس کے دل میں اتنی نفرت پیدا ہو جتنی آگ میں پھینکی جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ نبی کریمؐ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ رسولؐ کی اطاعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔''

قرآن پاک کی نظر میں حضور اکرمؐ کا ادب واحترام ایمان کی جان ہے اور انسانیت کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے نہیں ہے اور نہ ہی ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی عقل سے اور اس کی بے مثال نشانیوں سے ہم اسے پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام نازل فرمائے اور ان کے ذریعے اپنے احکامات ہم تک پہنچائے۔ رسولؐ اور دیگر انبیائے کرام اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ایک ذریعہ ہے۔ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات ہم تک پہنچائے۔ آپؐ نے انسانیت کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے طریقے بتائے اور ان باتوں سے منع فرمایا جن سے اللہ ناراض ہوتے ہیں۔

دور حاضر میں آپؐ کی اطاعت ہمارے لیے اشد ضرورت ہے۔ آج ہم بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ جس کی سب سے بڑی وجہ رسول کے اطاعت کی بے رغبتی کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے بحیثیت مسلمان ہمارے دلوں میں نبی کریم کی محبت تمام محبتوں پر حاوی ہونا چاہیے۔ کیونکہ آپؐ نے ہمیں گمراہی کے راستے سے بچایا۔ آپؐ نے اللہ کے راستے میں بہت زیادہ تکلیفیں اٹھائیں۔ تاکہ آپؐ کی امت آخرت کی عذاب سے بچ سکے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپؐ کے ہر حکم کی پابندی کرے۔ نبی کریمؐ کی محبت یہ تقاضہ کرتی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کسی دوسرے کو بہتر نہ ٹھہرائیں اور یہ محبت تمام رشتوں سے بڑھ کر ہو۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رسول اکرمؐ کی محبت اور اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میلاد نامہ

Milad-un-Nabi(SAW)

Ghulam Rasool Kurovi

Rabiul Awwal is that bountiful month of Islam in which the Holy Prophet (PBUH) graced the universe. On the 12th of Rabbi-ul-Awwal an inextinguishable light known as Muhammad (PBUH) was born, triumphing over darkness which had prevailed till then. Allah Subhaanahu Wata'ala in His Infinite Mercy endowed mankind with a gift, immeasurable in worth. Celebrating, remembering and showing gratitude for that auspicious day on which we received this precious gift is known as Jashne Eid-Milad-un-Nabi (Sallallahu Alaihi Waa'lihi Wasallam). Indeed, it is a day of great and splendorous celebration, for in it we thank Allah Ta'ala for His gift, whose appreciation is beyond the power of mortal man. It is with this Meelad-un-Nabi (PBUH) that we avail for ourselves the opportunity of rejuvenating our souls and strengthening our belief in Allah Subhaanahu Wata'ala and His Beloved Rasool (PBUH).

Allah Ta'ala exclaims in the Holy Qur'an, "And remind them of the days of Allah." [Surah Ibrahim,V5] Indeed all the days and nights, every fraction of a second of existence are among His creations and belong to Him, so of which days does Allah Ta'ala remind His servants? The days are those wherein Allah Ta'ala has sent His Bounties unto His servants. And which is the Bounty of Bounties? Those who believe know that above all the gifts from Allah Ta'ala none is more apparent in greatness than the very person of the Holy Prophet (PBUH). Allah Ta'ala further says in the Holy Qur'an, "Say (Oh Muhammad), with the receival of Allah's Bounty and Mercy the believers should be happy." Therefore, the Holy Qur'an clearly sanctions the fact that the believers should remember and express joy at the receival of the gifts of Allah Ta'ala.

Almighty Allah then says, "Proclaim and

the news of a child born to his brother Hazrat Abdullah (R.A). In his frenzy of happiness Abu Lahab freed Thuwaibah from her chains of servitude. All Muslims know that Abu Lahab was a kaafir and that Surah Lahab is Almighty Allah's Wrath upon him, yet Oh Muslims listen: It is stated in Bukhari Shareef that when Abu Lahab died he was seen in a dream by Hazrat Abbas (Radiallahu Ta'ala Anh) in a very bad state. Hazrat Abbas (R.A) asked him, "What has come to pass?" Abu Lahab replied, "I have known no peace since my separation from all of you but yes, from this forefinger of mine I receive water because with this finger I freed Thuwaibah."

Shah Abdul Haq Muhaddis Dehlvi (R.A) commenting on this narration writes, "In this incident there is clear proof for the celebration of Milad Shareef and that those who are happy and spend in the celebration of Milad Shareef then indeed they will be in a laudable position, because if a kaafir such as Abu Lahab received a gift for showing happiness at the birth of the Holy Prophet (PBUH) then greater by immeasurable extent will be the publicise the Bounty of thy Lord." [Surah Duha, V11] Imam Bukhari (Radiallahu Ta'alaAnh) says that the Holy Prophet (PBUH) is the greatest Bounty of Almighty Allah. Therefore in accordance with the Aayat and narration above, our Beloved Aaqa (PBUH) should become the object of most publicity.

The intention of celebrating Milad Shareef is to show joy and gratitude to Allah Ta'ala on the auspicious birth of the Noble Prophet (PBUH) and there is no doubt from the above Aayaat that this is a virtuous and commendable act. The Holy Prophet (PBUH) came into this mundane world on a Monday and as a mark of gratitude to Allah Ta'ala for this day, he would fast every Monday. When asked about his fasting on Mondays he replied, "I was born on a Monday and revelation also began on this day." Therefore even the Holy Prophet (PBUH) himself celebrated the day of his birth and showed gratitude to Allah Ta'ala, which is the essence of Milad-un-Nabi (PBUH) celebrations.

When the Holy Prophet (PBUH) was born, Abu Lahab's slave-girl Thuwaibah brought

There are many more proofs on the permissibility of Milad Shareef however one more incident is being presented which will reinforce our belief in the permissibility of Milad Shareef. On the night of the birth of the Holy Prophet (PBUH), angels came and stood at the door of Sayyidah Amina's (R.A) home and commenced the recital of Salaat and Salaam. Yes, the natural wretch and disgraced Shaitaan ran in sadness. [Madaarijun-Nubuwwah]

Therefore those, in whose bosoms kindles the light of belief, who celebrate the birth of the Holy Prophet (PBUH) and stand to send Salaam upon him, are following the practice of the angels. So we should ponder carefully on this and decide whether we want to follow the angels or to follow shaitaan. Unfortunate beyond measure indeed, are those who are bereft of these bounties!

May Allah Ta'ala grant us all the Taufeeq to participate in the beautiful occasion of Jashne Eid-Miladun-Nabi (PBUH), so that we may show our happiness and gratitude to Almighty Allah and attain the Mercy and Bounties of Allah Ta'ala that descend on this auspicious day, Aameen.

❀☆✿☆❀

reward for Muslims who do likewise."

Allamah Ibn Hajar Makki (Rahmatullah Alaih) writes in his great book Ne'matul Kubra the sayings of the first four Caliphs of Islam:

Hazrat Maula Ali (A.S) said, "He who revered the Milad Shareef and was instrumental in its recital, he shall leave this world upon Imaan and shall enter Jannat without reckoning!" Hazrat Abu Bakr Siddique (R.A) said, "He who hath spent in the recital of Milad Shareef one dirham, then he shall be my companion in Jannat."

Hazrat Umar Farooq (R.A) said, "He who hath kept in veneration the Milad of the Holy Prophet (PBUH) he hath kept Islam alive!"

Hazrat Uthman Ghani (R.A) said, "He who hath spent one dirham in the recital of Milad Shareef, it is as if he had been a participant in the battles of Badr and Hunain!"

Allamah Ismail Haqqi (R.A) writes in his famous Tafseer Roohul Bayaan under the Qur'anic Verse "Muhammadur Rasoolullah" that the celebration of Milad Shareef is also a mark of respect for the Holy Prophet (PBUH).

میلاد نامہ

گلشنِ نعت

ادارہ

حضرت ابو طالب بن عبد المطلب:

والله لن يصلوا اليك بجمعهم
حتى اوسد فى التراب دفينا
فاصدع بامرك ماعليك غضاضة
وابشر وقربذاك منك عيونا
ودعوتنى و زعمت انك ناصحى
ولقد صدقت وكنت ثم امينا
وعوضت دينا لا محالة انه
من خير اديان البرية دينا
لو لا الملامة او حذار مسبة
لو جدتنى سمحا بذاك مبينا

خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹا نہ دیا جائے۔

تو اپنا کام کئے جا تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے اور اس کام کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیے جا۔

اور تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے۔ تو نے سچ کہا، اور پھر تو تو ایک امانت دار رہ چکا ہے۔

اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے۔

اگر ملامت کا خوف اور سبکی کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس دین کو قبول کر لینے میں تو یقیناً مجھے برملا فراخ دل پاتا۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ:

ماذا على من شم تربة احمدا
الا يشم مدى الزمان غواليا
صبت على مصائب لو انها
صبت على الايام عدن لياليا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

حضورؐ کی جدائی میں وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

حضرت حسان ابن ثابت:

وقال الله قد ارسلت عبدا
يقول الحق ان نفع البلاء
شهدت به فقوموا صدقوه فقلتم
فقلتم لا نقوم ولا نشاء

اور اللہ نے کہا کہ ہم نے ایک بندے کو بھیجا ہے جو حق بات کہتا ہے، اگر آزمائش نفع بخش ہو (تو اس کی صداقت کو آزمالو)۔

ہم نے اس کی صداقت پر گواہی دی، تم بھی کھڑے ہو جاؤ اور اس کی صداقت پر گواہی دو۔ مگر تم نے یہی کیا کہ ہم ایسا نہ کریں گے اور نہ یہ چاہتے ہیں۔

بطيبة رسم الرسول و معهد
منير وقد تعفوا الرسوم و تهمد
ولا تنمحى الايات من دار حرمة
بها منبر الهادى الذى كان يصعد

طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشانات ہیں

اور آپ کا بصیرت افروز مرکز ہے دنیا کے نشانات مٹتے رہتے اور پرانے ہوتے رہتے ہیں۔
لیکن نشانیاں حرم پاک کی نہیں مٹ سکتیں جہاں ہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر ہے جس پر آپؐ چڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ:

امن بعد تکفین النبی ودفنه
باثوابه اسی علی هالك ثوی
رزانا رسو الله فینا فلن نری
بذاك عدیلا ما حیینا من الروی
وكان لنا كالحصن من دون اهله
له معقل حرز حریز من الروی
وكنا بهراه نری النور و الهدی
صباحا مساء راح فینا اواغتدی
لقد غشیتنا ظلمة بعد موته
نهاراً فقد زادت علی ظلمة الدجی
فیاخیر من ضم الجواع والحشا
ویاخیر میت ضمة الترب والثری
كان امور الناس بعدك ضمنت
سفینة موج حین فی البحر قدسما
فضاق فضاء الارض عنهم برحمة
لفقد رسول الله اذ قیل قد مضی
فقد نزلت للمسلمین مصیبة
كصدع الصفا لا للصدع فی الصفا
فلن یستقل الناس تلك مصیبة
ولن یجبر العظم الذی منهم وهی
وفی كل وقت للصلوة یهیجه
بلال ویدعوا باسم كلما دعا

نبیؐ کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جا بسا۔
رسول اللہؐ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے۔
رسول اللہؐ ہمارے لیے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی۔
ہم جب ان کو دیکھتے تو سراپا نور و ہدایت کو دیکھتے صبح بھی اور شام بھی، جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے۔
ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں دن، کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا۔
انسانی بدن اور اس کے پہلو جتنی شخصیتوں جو چھپائے ہوئے ہیں ان میں سب سے بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جن کو خاک نے چھپایا سب سے بہتر ہیں۔
گویا معاملہ انسانی آپؐ کی موت کے بعد ایک کشتی میں پڑ گیا جو سمندر کے اندر اونچی موجوں میں گھری ہوئی ہے۔
زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی۔ رسول اللہؐ کی وفات کی وجہ سے جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہؐ گزر گئے۔
مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی جیسے چٹان میں شگاف پڑ جائے اور چٹان کے شگاف کی اصلاح کہاں ممکن ہے۔
اس مصیبت کو لوگ برداشت نہیں کر سکیں گے اور وہ کمزوری جو پیدا ہو گئی ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔
اور ہر نماز کے وقت بلالؓ ایک نیا ہیجان پیدا کر دیتے ہیں جب کہ وہ (بلالؓ) ان کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علی السجاد بن الحسین:

ان نلت یا روح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم
من وجهه شمس الضحی من خده بدر الدجی
من ذاته نور الهدی من كفه بحرالهمم

قرآنہ برھاننا فسخا لادیان مضت
اذ جاء نا احکامہ کل الصحف صار العدم

اکبادنا مجروحہ من سیف ھجر المصطفی
طوبی لاھل بلدۃ فیھا النبی المحتشم

یالیتنی کنت کمن یتبع نبیا عالما
یوما ولیلا دائما وارزق کذالی بالکرم

یا رحمۃ اللعالمین انت شفیع المذنبین
اکرم لنا یوم الحزین فضلا وجودا والکرم

یا رحمت اللعالمین ادرک لزین العابدین
محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم

اے بادِ صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی کریمؐ تشریف فرما ہیں۔
وہ جن کا چہرہ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہ کامل، جن کی ذات نور ہدایت ہے جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا، ان کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لیے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اس کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے۔
ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار سے۔خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں۔
کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے دن اور رات ہمیشہ (اے خدا) یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما۔
اے رحمتِ عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں۔ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے۔
اے رحمتِ عالم! زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

شیخ سعدی شیرازیؒ:

اے چشم و چراغ اھل بینش
مقصود وجود آفرینش

صاحب دل "لا ینام قلبی"
مھمان "ابیت عند ربی"

در وصف تو "لا نبی بعدی"
خود وصف تو و زبان سعدی؟

اے عرش مجید بارگاھت
وی کعبہ و قبلہ در پناھت

اے ھر سر خلق سایہ تو
وی چرخ کمینہ پایہ تو

امیر خسرو دہلوی:

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم

پری پیکر نگارے سرو قدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش ھر آوازہ او در نازہ من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

حاجی جان محمد قدسی:

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بے دل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

چشم رحمت بکشاہ سوی من انداز نظر
اے قریش لقب و ھاشمی و مطلبی

نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

ماهمه تشنه لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما که زحد من گذرد تشنه لبی

نسبت خود به سگت کردم و بس منفعلم

زان که نسبت به سگ کوئے تو شد بے ادبی

عاصیانیم زما نیکی اعمال مپرس

سوئے ما روے شفاعت بکن از بے سببی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده سوی تو قدسی پی درمان طلبی

اسد اللہ خان غالب دہلوی:

حق جلوه گرز طرز بیان محمدا است

آرے کلام حق بزبان محمدا است

آئینه دار پرتو مہر ست ماهتاب

شان حق آشکار ز شان محمدا است

تیر قضا هر آئینه در ترکش حق است

اما کشاد آن ز کمان محمدا است

دانی اگر به معنی لولاک وارسی

خود هرچه از حق است از آن محمدا است

هر کس قسم بدانچه عزیز ست می خورد

سوگند کردگار بجان محمدا است

واعظ حدیث سایه طوبیٰ فرو گذار

کاینجا سخن ز سر روان محمدا است

بنگر دو نیمه گشتن ماه تمام را

کآن نیمه جنبشے ز بنان محمدا است

ور خود ز نقش مہر نبوت سخن رود

آن نیز نامور ز نشان محمدا است

غالب ثنائے خواجه به یزدان گذاشتیم

کآن ذات پاک مرتبه دان محمدا است

علامہ محمد اقبالؒ:

قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں

چشمۂ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں

حسنِ ازل کی ہے نمود، چاک ہے پردۂ وجود

دل کے لیے ہزار سود ایک نگاہ کا زیاں

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب

کوہِ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں

گرد سے پاک ہے ہوا، برگِ نخیل دھل گئے

ریگِ نواحِ کاظمہ نرم ہے مثلِ پرنیاں

آگ بجھی ہوئی ادھر، ٹوٹی ہوئی طناب ادھر

کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

آئی صدائے جبرئیل تیرا مقام ہے یہی

اہلِ فراق کے لیے عیشِ دوام ہے یہی

کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لیے مئے حیات

کہنہ ہے بزمِ کائنات تازہ ہیں میرے واردات

کیا نہیں اور غزنوی کارگہِ حیات میں

بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات

ذکرِ عرب کے سوز میں فکرِ عجم کے ساز میں

نے عربی مشاہدات، نے عجمی تخیلات

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؓ بھی نہیں

گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق

عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق صبرِ حسینؓ بھی ہے عشق

معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

آیہ کائنات کا معنیٔ دیریاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو
جلوتیانِ مدرسہ کور نگاہ و مردہ ذوق
خلوتیانِ میکدہ کم طلب و تہی کدو
میں کہ مری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سراغ
مری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو
بادِ صبا کی موج سے نشوو نمائے خار و خس
میرے نفس کی موج سے نشوو نمائے آرزو
خونِ دل و جگر سے ہے میری نوا کی پرورش
ہے رگِ ساز میں رواں صاحبِ ساز کا لہو

فرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

تیری نظر میں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب
مجھ کو نہ تھی خبر کہ ہے علم نخیلِ بے رطب
تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰ، عقل تمام بولہب
گاہ بحیلہ می برد، گاہ بزور می کشد
عشق کی ابتدا عجب، عشق کی انتہا عجب
عالمِ سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگِ آرزو، ہجر میں لذتِ طلب
عین وصال میں مجھے حوصلۂ نظر نہ تھا
گرچہ بہانہ جو رہی میری نگاہِ بے ادب

گرمیٔ آرزو فراق، شورشِ ہائے و ہو فراق
موج کی جستجو فراق، قطرہ کی آبرو فراق

احسان دانش:

کعبۂ جاں، قبلۂ قلب و نظر پیدا ہوئے
خواجۂ کونین، شاہِ بحر و بر پیدا ہوئے
ہر قدم اک شرقِ نور و ضیا کا سامنا
ہر نفس امکانِ معراجِ نظر پیدا ہوئے
جس زمیں کو پائے بوسی کا شرف حاصل ہوا
اس زمیں میں لعل و یاقوت و گہر پیدا ہوئے
عارفِ ارض و سما، مہرِ بساطِ کائنات
خیر سے خیر الامم خیر البشر پیدا ہوئے
جس نے دیکھا پھر نہ دیکھا اور کچھ ان کے سوا
اک نظر میں سیکڑوں حسنِ نظر پیدا ہوئے
اب نہ اتریں گے صحیفے اب نہ آئیں گے رسول
لے کے قرآں آخری پیغامبر پیدا ہوئے
حسن کو جس رنگ میں دیکھا تڑپ کر رہ گئے
اور یہ حالات دانشؔ عمر بھر پیدا ہوئے

ہوتے ہوئے منظر

غازی محمد نعیم

دو عالم کی طراوت کا نشاں ہوتے ہوئے منظر
مدینہ کے بہار جاوداں ہوتے ہوئے منظر

نبیؐ کے شہر میں دیکھا مرے شوق تماشا نے
زمیں کی آنکھ میں تھے آسماں ہوتے ہوئے منظر

تمہاری یاد کی دنیا سے اک ایسی کرن اترے
ثبات جلوہ بن جائیں دھواں ہوتے ہوئے منظر

یقیں ہے مصطفیؐ و مرتضیٰ کے ہیں فرستادہ
ہمارے حال پہ یہ مہرباں ہوتے ہوئے منظر

بہار باغ رضواں، گنبد خضرا کی تصویریں
سکوت چشم حیرت سے بیاں ہوتے ہوئے منظر

جہاں کو نشاۃِ تازہ ملی ہے ان کی رحمت سے
دوبارہ جی اٹھے ہیں نیم جاں ہوتے ہوئے منظر

وہ مٹی جس کو انؐ کی خاک پا بننے کی حسرت تھی
اسی کی ہیں عطا یہ کہکشاں ہوتے ہوئے منظر

تمہاری دید کے جویا لیے بیٹھے ہیں آنکھوں میں
تمہارے ہجر میں آتش بجاں ہوتے ہوئے منظر

زمانے دم بخود تھے خاک بطحا سے روانہ تھے
ہر اک جانب فروغ 'کن فکاں' ہوتے ہوئے منظر

برائے قلب مضطر اک نوید استراحت ہیں
نماز دید کی خاطر اذاں ہوتے ہوئے منظر

نگر مولاؐ کی جانب یہ سفر کرتے ہوئے آنسو
یہ رنگ اعتبار عاشقاں ہوتے ہوئے منظر

جدائی کی خزاں میں بھی طراوت کا نشاں ٹھہرے
بہار قاف قربت کا سماں ہوتے ہوئے منظر

وہ کرنیں ہیں جو پھوٹیں دم بہ دم روضے کی جالی سے
سوئے عرش معلی زرفشاں ہوتے ہوئے منظر

اثاثہ ہیں یقیں کا رزم گاہِ نور و ظلمت میں
تمہاری روشنی سے کامراں ہوتے ہوئے منظر

مرے نوحوں سے کہہ دو آ گیا شہر شکیبائی
ابھی دیکھے ہیں میں نے نغمہ خواں ہوتے ہوئے منظر

رہِ لیلیٰ میں ہم درماندگاں کا کیا ہے سرمایہ
پسِ ناقہ غبارِ کارواں ہوتے ہوئے منظر

نہیں غم خوار اپنا مصطفیؐ تو کس نے بھیجے ہیں؟
غموں کی دھوپ میں یہ سائباں ہوتے ہوئے منظر

تصور میں ذرا اسم محمدؐ کے سماتے ہی
مہک کیسے ہوئے دل پہ گراں ہوتے ہوئے منظر

اجل! چاہو تو واپس زندگی کی ہر امانت لو
مگر چھینو نہ یہ تسکین جاں ہوتے ہوئے منظر

زمانے! ہیں ترے ظلم جفا کے توڑ کو کافی
مرے دردِ وفا کا پاسباں ہوتے ہوئے منظر

محبت واقعہ ذرے کو صحرا میں بدلنے کا
دعا قطرے کے بحر بیکراں ہوتے ہوئے منظر

اجالے اپنی یادوں سے وہ میرے دل کا آئینہ
سنبھالے زندگی کے رائیگاں ہوتے ہوئے منظر

بنا ان سب کا جلا مصطفیؐ کے رخ کی تابانی
یہ رنگیں جہانِ انس و جاں ہوتے ہوئے منظر

الٰہی! رکھ سدا شاداب گلستان رحمت کا
دعا کرتے ہیں یہ ریگِ رواں ہوتے ہوئے منظر

درِ آقاؐ کی چوکھٹ سے اگر وابستگی ہو تو
یقیں کا پیش خیمہ ہیں گماں ہوتے ہوئے منظر

جھلک امید کی دکھلا رہے ہیں خوف پیری میں
مرے عزمِ تمنا کے جواں ہوتے ہوئے منظر

سعادت کی خبر دیتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں
محبت کو دلیلِ امتحاں ہوتے ہوئے منظر

مسلسل دے رہے ہیں ساحلِ یثرب کی خوش خبری
مری کشتی کی خاطر بادباں ہوتے ہوئے منظر

مدینہ دم بہ دم نزدیک آنے کی شہادت ہیں
درودِ مصطفیؐ سے ہمزباں ہوتے ہوئے منظر

تصور کا اجالا بہر مدحت بن گئے غازیؔ
طلوعِ مہر رخ سے زرفشاں ہوتے ہوئے منظر

شخصیات

ماں جی!

ڈاکٹر محمد علی شاہد

ایک انتہائی شفیق، صبر و شکر کا پیکر، ایثار و قربانی سے سرشار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تلاوت کلام پاک کے عادی، نیک فطرت، نیک سیرت، خلوص محبت کا منبع، صحت و سلامتی کی دعاؤں سے لبریز، اعلیٰ اخلاق و پاکیزگی کی حامل اللہ کی برگزیدہ ہستی عظیم ماں جی تین اکتوبر ۲۰۱۳ کو نماز فجر کے بعد ہم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئیں۔

اللہ پاک نے انہیں اولیاء جیسی موت عطا کی۔ یکم اور دو اکتوبر کی شام کو اسلام آباد میں اپنے بچوں، پوتوں، پوتیوں، نواسے، نواسیوں یہاں تک کہ دو سالہ ننھی صالحہ سے بھی تفصیلی گفتگو کی، سب کی خیریت پوچھی، ہمیں سلام اور صحت و سلامتی کی دعاؤں کا تحفہ بھیجا۔ صحت بالکل ٹھیک تھی۔ البتہ چند دنوں سے معمولی بخار تھا۔ لیکن اچانک تین اکتوبر کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد کچھ دیر کے لیے آرام کیا اور اسی حالت میں ہم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ماں جی کھرکوہ کے نامور رئیس، نمبردار شمشیر علی کی صاحبزادی اور چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔ جب آپ پیدا ہوئیں تو وہ دور آپ کے والد کے انتہائی عروج کا دور تھا۔ اس زمانے میں نمبردار علاقے میں گورنر کی حیثیت رکھتے تھے۔ عدالتی اور انتظامی امور میں ان کا فیصلہ اٹل اور حتمی سمجھا جاتا تھا۔ اتنے وسیع علاقے کے لوگ ان کے پاس اپنی پریشانیاں، شکایات اور مقدمات لے کر حاضر ہوتے۔ لوگوں کی مشکلات اور پریشانیوں کا آپ خاموشی سے ازالہ کرتے اور ہفتے میں ایک دن مقدمات کے فیصلے کے لیے مختص ہوتا۔ آپ کے فیصلے اتنے منصفانہ ہوتے کہ دونوں فریق آپ کو دعائیں دیتے ہوئے فیصلے کو تسلیم کرتے۔ اس لیے آپ کے والد نے اس رحمٰن و رحیم کے حضور انکساری، عاجزی اور شکرگزاری کے طور پر آپ کا نام رحمٰن بی بی رکھ لیا۔ جو کہ آہستہ آہستہ رحمٰن بی کے نام سے مشہور ہوئی۔ ماں جی کو انکساری، عاجزی، رحم دلی، حوصلہ مندی، خدا ترسی، غریب پروری، صبر و شکر اور ایمانداری ورثے میں ملی اور وہ موت تک ان اصولوں پر کاربند رہیں۔ آپ ایک خوشحال ماحول میں پل کر جواں ہوئی۔ آپ انتہائی شفیق طبیعت کی مالک تھیں، نرم گوئی آپ کا خاصہ تھا، بڑی سے بڑی مشکل کا حل آپ کے پاس ہوتا۔ انتہائی سادہ مزاج کی مالک تھی، چہرے پر ہمیشہ ایک خوبصورت مسکراہٹ ہوتی جو کہ آپ کی روحانی عظمت کی دلیل تھی۔ ماں جی صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک عظیم خاتون تھی۔ آپ اوائل عمر سے ہی مذہبی رجحانات کے حامل تھیں۔ انہوں نے بچپن ہی میں قرآن پاک اور دیگر مذہبی تعلیم اپنے گاؤں کے مشہور علم دین سید محمد قاسم شاہ سے حاصل کیں۔ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریاں، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر امور خانہ داری کے ساتھ ساتھ اسلامی اور مذہبی اقدار کی بھی پابند تھیں۔

ہمیں ماں جی کی رفاقت ۱۹۸۷ میں نصیب ہوئی جب وہ سردیوں میں اسلام آباد تشریف لائیں تھیں۔ وہ ہمیشہ اکتوبر نومبر میں اسلام آباد تشریف لاتیں اور مئی میں واپس چلی جاتیں۔ گاؤں میں گھریلو نظام ان کے نہ ہونے سے متاثر ہوتے۔ پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور بچے ان کی غیر موجودگی میں اداس رہتے۔ ماں جی خود بھی ان بچوں کے لیے بے قرار رہتیں۔ بچے دن بھر دادی دادی کہہ کر ان کے گرد جمع رہتے اور ماں جی سب کو کچھ نہ کچھ کھلا رہی ہوتی۔ ان کی آمد

کے بعد گھر میں کسی کی مجال ہے کہ وہ نماز اور قرآن کی تلاوت میں کوتاہی کرے۔ وہ خود تو نہ جانے کب سے اٹھ کر نوافلات پڑھتی رہتیں لیکن ہمیں فجر کی اذان کے کچھ دیر بعد اتنے پیار سے جگاتیں کہ ہم ان کی ایک آواز پر اٹھ کر نماز ادا کرتے۔ یہ ماں جی کی ہی کرامت ہے کہ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سنتیں اور نوافلات بھی باقاعدگی سے پڑھنے لگے۔ صبح آفس جانے کے لیے ان سے اجازت لیتے تو ڈھیروں صحت و سلامتی کے دعاؤں کے ساتھ وہ ہمیں رخصت کرتے ہوئے کھڑکی سے دیر تک ہمیں دیکھ رہی ہوتیں۔ جب ہم آفس سے لوٹتے تو ماں جی دروازے پر استقبال کر رہی ہوتیں۔ ہم ان کے کھلے ہوئے خوشگوار چہرے دیکھ کر دن بھر کی تھکن بھول جاتے اور دل میں ایک سکون کی لہر دوڑ جاتی۔ دوسری طرف ماں جی کو بھی ہمیں دیکھ کر اطمینان ہوتا۔ کبھی دیر سویر کی صورت میں کھڑکی اور دروازے پر بے قراری سے دوڑ رہی ہوتیں۔

ہمیں زندگی گزارنے کا سلیقہ انہوں نے سکھایا۔ ماں جی ہماری صحت و سلامتی، عزت و وقار کے لیے ہر نماز کے بعد دعائیں دیتیں۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں ہمیشہ آفات سے محفوظ رکھا، خوشحال، صحت مند اور باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو فون کر کے ماں جی کو دعا کے لیے کہتا وہ ہمیشہ جواب دیتی کہ ہر نماز کے بعد آپ سب کے لیے دعا گو رہتی ہوں اور ڈھیروں تسلیاں دیتی۔ جس سے ہمارے قلب کو ایک تسلی اور سکون مل جاتا۔

تین اکتوبر کو نماز فجر کے بعد یہ لرزاں خبر ملی۔ ہم سب محمد علی صاحب کے گھر گئے۔ انہیں اس عظیم سانحے سے آگاہ کیا۔ احباب وہاں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ اس وقت تک جہاز نکل چکا تھا لہٰذا پروگرام طے پایا کہ فوراً گاڑی بک کر کے روانہ ہو جائیں۔ لہٰذا ہم جناب محمد علی صاحب، غلام حسن صاحب اور ولایت علی کے ساتھ ایک گاڑی بک کر کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو روانہ ہوئے۔ دوسرے دن تقریباً دس بجے سکردو پہنچے جہاں جناب ثناء اللہ صاحب سابق سیکرٹری، محمد اسحاق صاحب CE، محمد موسیٰ تھگم SE، خواجہ عبدالاحد، محمد علی صاحب SDO، جناب رستم صاحب XEN اور دیگر سکردو کے اعلیٰ مذہبی و سیاسی رہنما اور عزیز و اقارب معززین شہر نے ان سے تعزیت کی اور بارہ بجے ہم کھرکوہ کے لیے روانہ ہوئے۔ کھرکوہ میں انتہائی رقت آمیز ماحول تھا۔ کھرکوہ کے چھوٹے بڑے ہر فرد اور عزیز رشتہ داروں نے بے قرار آنسوؤں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ تیسرے دن ظہر کی نماز کے بعد قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے گئے۔ پورے علاقے کے لوگوں نے اکٹھے ہو کر یہ فریضہ انجام دیا۔ اللہ ماں جی کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا کرے۔ ماں جی کے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور دو منہ بولے بیٹے شامل ہیں۔

ان کی وفات کے بعد کھرکوہ کے بزرگ سات دن تک قبر پر رہ کر چوبیس گھنٹے قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہے۔ اس کے علاوہ گھر میں بھی تعزیت کے لیے آنے والوں نے تلاوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس طرح بہت بڑی تعداد میں قرآن پاک کا ختم ہوا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان کے چالیسویں پر کھرکوہ کے علاوہ اسلام آباد اور کراچی میں بھی قرآن پاک کے ختم کرائے گئے۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویراں کر گیا

بس یوں کہہ لیں کہ اب بچوں کی سلامتی کے لیے اٹھنے والے ہاتھ اور دعا گو لب مسکراتی منتظر آنکھیں ملک الموت نے ہم سے چھین لیں۔ اب ہر لمحہ خود ہی سنبھل کر چلنا ہوگا۔ کیونکہ دعاؤں کا سہارا اب ساتھ چھوڑ گیا ہے۔ ایسے میں اپنے رب کے حضور اب ایک ہی دعا مانگتا ہوں یا رب مصیبتوں اور تکلیفوں سے ہمیں اب تو ہی بچا لے۔ ہمارا سرمایہ ہماری وہ ماں جن کی دعاؤں کی بدولت مشکلات کے در بند تھے اب نہیں رہیں۔

شخصیات

نامور نعت خواں بشریٰ زینب

احسان علی دانش

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر کن الفاظ میں اپنے رب کا شکر بجالاؤں۔ نہیں معلوم یہ میری محنت کا نتیجہ ہے یا میری والدہ کی دعاؤں کا اثر، یہ میرے والد محترم کی اپنے گاؤں کے لوگوں کے ساتھ بے لوث خدمات کا صلہ ہے یا میرے اساتذہ کرام کی شفقت ومحبت کا جواب، یہ میرے چھوٹے بھائی کے معصوم دل کی اُمید ہے یا میری تمام بہنوں کے حوصلے کا سبب۔ جب میں نے اپنے کالج "منہب کالج سکردو" کی اسمبلی میں طلبہ واساتذہ کرام کے سامنے پہلی بار نعت خوانی کی تو اپنی فضول سی آواز اور بے کار سے انداز پر مجھے خود شرم آرہی تھی شاید جلدی جلدی پڑھ کے میں نے نعت کا کام تمام کردیا مگر والد صاحب نے حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا بس اسی اسمبلی میں دوبارہ پھر یہی کام کریں تو یہ ساری جھجک اپنی موت آپ مرجائے گی آواز اور انداز میں خود بخود نکھار پیدا ہوگا۔ ابھی زیادہ دن گزرے نہیں تھے 2014ء ماہ مبارک ربیع الاوّل میں ہر طرف صل علیٰ کی صدائیں گونجنے لگیں۔ ریڈیو پاکستان سکردو نے اپنے سٹوڈیو میں چودہ سال سے کم عمر تمام نعت خواں لڑکیوں کو مقابلے کیلئے دعوت دی اور میرے والد محترم مجھے لے کر ریڈیو پاکستان سکردو کے سٹوڈیو میں پہنچ گئے۔ مجھ سے پیشتر کئی نعت خواں لڑکیاں وہاں موجود تھیں انہیں دیکھ کر میرے اوسان پھر خطا ہوگئے مگر مجھ سے زیادہ میرے والد صاحب کو میری کارکردگی پر بھروسہ تھا انہوں نے حوصلہ دیتے ہوئے پھر کہا پوزیشن نہ ملے تو نہ ملے مقابلے میں شریک ہونا اعزاز ہے اور میں نے بسم اللہ پڑھ کر اس اعزاز کو حاصل کرلیا مگر جب منصفین نے مقابلے کے نتائج کا اعلان کیا تو میرے والد کی اُمید یقین میں بدل گئی۔ اس مقابلے کی پہلی پوزیشن کا اعزاز مجھے ملا۔ ریڈیو پاکستان سکردو کے پروڈیوسر غلام محمد ظفر اور اسٹیشن ڈائریکٹر محمد عباس نے مبارکباد دیتے ہوئے مجھے راولپنڈی میں منعقد ہونے والے ریجنل مقابلے کے لیے نامزد کیا۔ میرے والد مجھے ہمراہ لیکر ریڈیو پاکستان راولپنڈی پہنچ گئے۔ یہاں بھی میری طرح اپنے اپنے اضلاع کی پوزیشن ہولڈر لڑکیاں کشمیر، پوٹھوار، فاٹا، راولپنڈی وغیرہ سے آئی ہوئی تھیں۔ دل دھڑکتے ہوئے میں مقابلے میں شامل ہوگئی۔ میں ابھی زندگی میں پہلی بار سکردو سے باہر نکلی تھی لہٰذا اس مقابلے کو بھی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز سمجھ رہی تھی مگر جب یہاں بھی نتیجہ برآمد ہوا تو یہاں بھی ہماری خوشیاں دیدنی تھیں۔ منصفین نے پہلی پوزیشن کے ساتھ "بشریٰ زینب" کہا اس اعلان کے ساتھ ہی میری نظر میرے والد محترم کے چہرے پر پڑی تو ایسا لگا جیسے خزاں کے موسم میں گلاب کھلا اٹھا۔ مجھے وہاں سے انعامات واکرام سے نوازا گیا اور والد محترم ایک بار پھر ہمت اور حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگے بشریٰ بیٹی اب آپ کے سامنے صرف ایک مقابلہ رہ گیا وہ میدان بھی مارلیا تو سمجھو آپ پاکستان بھر کی چودہ سال سے کم عمر نعت خواں لڑکیوں میں سب سے بڑی نعت خواں ہوں گی اور یہ اعزاز آپ کے لیے، میرے لیے، گھروالوں کے لیے، مرک گاؤں کے لیے، شہر سکردو کے لیے اور پورے گلگت بلتستان کے لیے بہت ہی بڑا اعزاز رہے گا۔ اب میں والد کے ساتھ اسلام آباد کے ریڈیو ہیڈکوارٹر کے زیڈ اے بخاری آڈیٹوریم میں پہنچ چکی تھی۔ یہاں ملک بھر سے خوش الحان نعت خواں لڑکیاں موجود تھیں ملک بھر سے نامور نعت خواں منصفین اپنے فرائض انجام دیتے اور آڈیٹوریم میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عقیدت ومحبت ومودت سے سرشار لوگ اپنا اپنا ایمان تازہ کرنے کے لیے بیتاب تھے۔ ادھر میں دھڑکتے دل کے ساتھ مائک پر نعت خوانی

کر رہی تھی اِدھر میرے گھر میں میرے والدین، میری بہنیں، بھائی، رشتہ دار، اساتذہ کرام، ریڈیو سکردو کے آفیسران، PTV اور ریڈیو سے براہ راست مجھے سن بھی رہے تھے اور کامیابی کے لیے دعائیں بھی مانگ رہے تھے مگر جب منصف نے پہلی پوزیشن کے لیے میرا نام "بشریٰ زینب" لیا تو خوشی کے مارے میرے بھی آنسو چھلک پڑے اور میرے ابو بھی اس مجمع میں پُرنم آنکھوں کے ساتھ خدائے بزرگ و برتر کا شکر بجالا رہے تھے۔ اِدھر میرے گھر میں عید کا سماں تھا، میرے رشتہ دار، سہیلیاں اور محلّے کے لوگ مبارک باد دینے گھر کی طرف روڑ رہے تھے۔ مجھے گولڈ میڈل عطا کیا گیا میں اس لیے بھی اپنے بخت پر نازاں ہوں کہ مجھے گولڈ میڈل حضورؐ کی نعت خوانی سے ملا۔

ہم کُل سات بہن بھائی ہیں، اُن ساتوں میں میرا نمبر تیسرے کے بعد آتا ہے اور بھائی تو صرف ایک ہے اُن کا نمبر آخر میں آتا ہے۔ مجھ سے بڑی تینوں بہنیں بہت پڑھاکو ہیں اور تینوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کر رکھی ہے۔ سب سے بڑی بہن تسنیم شاہین نے ایجوکیشن میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے اور محکمہ تعلیم ہی سے وابستہ ہے، دوسری بہن عالیہ مریم انگلش لٹریچر میں ماسٹر کر رہی ہے، میری تیسری بہن رخسانہ کلثوم بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے MBBS کر رہی ہے انشاءاللہ بہت جلد ڈاکٹر بن کر ملک و قوم کی خدمت کرنے والی ہے۔ میں ابھی پری میڈیکل میں ہوں، اپنی کلاس میں اچھی پوزیشن ہے۔ ہمارا اکلوتا بھائی اعتزاز احسن ابھی فورتھ کلاس میں پڑھتا ہے۔

ہمارے والدین نے اپنی زندگی کے چودہ سال دُکھ سہے ہیں مگر جب صبروتحمل سے اُس دُکھ کو نہ صرف برداشت کیا بلکہ اُسے امتحان الٰہی سمجھا تو خدا نے اُنہیں خوشی کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ شاید ہماری طرف سے یہ ساری خوشیاں اُن کے لیے اُس غم کا ازالہ ہو۔ اُس غم کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ہم تینوں بہنوں کے بعد جب بیٹا ہوا تو محلے میں مٹھائیاں تقسیم ہوئیں، مبارکباری کے پیغامات موصول ہوئے، خوشی کے گیت گائے گئے مگر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری اُن خوشیوں کا الاؤ ٹھنڈا پڑتا گیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا بھائی حِس نہیں سکتا، رو نہیں سکتا، بول نہیں سکتا، کھا نہیں سکتا بلکہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔ ان تمام معذوری کے باوجود ہمارے والدین نے جس طرح ہمارے بیمار بھائی کی پرورش کی اُس کی مثال ملنا محال ہے۔ چودہ سال کی عمر میں ہمارے اُس بھائی کا انتقال ہوا ابھی ہم اپنے اکلوتے بھائی اعتزاز احسن کی صحت و کامیابی کے لیے دعاگو ہیں۔ ہمارے والد حاجی محمد تقی نے جنہیں لوگ ڈاکٹر تقی کے نام سے جانتے ہیں۔ ہیلتھ میں بطور ڈسپنسر سروس کی جب اُن کی پوسٹنگ سرمیک میں تھی تو سرمیک میں کہیں بھی کوئی مسئلہ پیدا ہوتا والد صاحب دن ہو کہ رات اپنا سارا کام چھوڑ کر چلے جاتے اور مریض کا علاج کرتے تھے اُس وقت سرمیک میں اتنا بڑا ZKM ہسپتال بنا نہیں تھا۔ آج ہم بہن بھائی سب پڑھ لکھ رہے ہیں اور کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں شاید یہ اُن کی بے لوث خدمات کا نتیجہ ہے۔ ہمارے گاؤں سرمیک میں معاشرتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے ایک تنظیم بنائی گئی جس کے اولین صدور میں ہمارے ابو صاحب بھی شامل ہیں اُنہوں نے معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے دن رات ایک کر کے جیسے کام کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ شاید خدا اُن کاموں پہ خوش ہوا اور مجھے کُل پاکستان کی بہت بڑی نعت خواں بننے کا اعزاز عطا کیا۔

میں بلتستان بھر کے نعت خوانوں کو یہ پیغام دوں گی کہ انسان جو بھی کام کرے اُس کام کو کام سمجھ کر کرے، دل لگا کر کریں، عزت و احترام سے کریں۔ پھر نعت خوانی تو عین عبادت ہے۔ اس بابرکت کام کے کرنے سے آپ کا دل یونہی روشن ہو جاتا ہے اور علوم و فنون کے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں، روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا اس پاکیزہ کام کو کرنے کے لیے اپنے آپ کو بھی پاکیزہ رکھیں اور جب پاکیزگی میں آپ ایسا کام کریں گے تو برکت دینے والا خدا ہے، کامیابی خود آپ کے قدم چومے گی۔

یہ تھی بشریٰ زینب جس نے کُل پاکستان مقابلہ نعت خوانی منعقدہ زیڈ اے بخاری آڈیٹوریم اسلام آباد میں 12 ربیع الاوّل 2014ء کو پہلی پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل حاصل کی تھی۔

اسلامیات

گناہ گاروں کے لیے تیار کردہ احوال برزخ

سجاد حسین سرمُوی، سکردو

ہمارا معاشرہ روز بروز اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی طرف دوڑے جا رہا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منزہ کلام میں ارشاد فرمایا: ترجمہ، نافرمان بندوں کے واسطے اوپر اور نیچے سے آگ کے سائبان ہوں گے۔ یہی عذاب جس سے اللہ پاک اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں کہ اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو۔ (سورہ زمر ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کے لیے جنت یعنی جزا جبکہ گناہ گاروں کے لیے جہنم یعنی سزا مقرر کی ہوئی ہے۔ یہ اسی کا اٹل فیصلہ ہے۔ اس کا وعدہ برحق ہے۔ اب انسان کے پاس دو راستے ہیں۔ انعامی راستہ جنت ہے اور سزا کے لیے جہنم ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے انعامی راستے پر چل کر جنت حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کیا جا رہا ہے۔ انسان اپنے بدعملی پر نادم ہو کر حسن عمل کا لبادہ پہنا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: اس آگ سے بچو اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار رکھی گئی ہے۔ (سورہ بقرہ: ۲۴)

سید العارفین حضرت سید محمد نوربخشؒ امت مسلمہ کو بتاتے ہیں کہ اس بات پر اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ دوزخ میں آگ، سانپ، بچھو، تاریکیاں، گھن آنے والی چیزیں، دردناک عذاب اور قسم قسم کی تکلیفیں اور سزائیں ہیں۔ جیسا کہ کسی قسم کے ہیر پھیر اور کسی قسم کے تاویل کے بغیر قرآن مجید میں ان کا بیان آیا ہے جو ہم آگے چل کر قارئین کرام کو بیان کریں گے۔ پھر مزید فرماتے ہیں کہ جنت آسمانوں میں ہے اور دوزخ زمین کے سب سے نچلے طبقے میں ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے کہہ دیا منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ (سورہ النساء: ۱۴۵)

جنت اور دوزخ دونوں ابھی سے موجود ہیں۔ عالم آخرت کے مثالی اکتسابی جسموں کے ساتھ جنت والے جنت کو اور دوزخ والے دوزخ کو رسائی پا سکتے ہیں۔ جیسا کہ نیند میں ہوتا ہے۔ نیند موت کا بھائی اور اس کی تصویر ہے۔ شاہ سید نے کیا ہی مثال پیش کی ہے۔ نیند موت کا بھائی اور اس کا نمونہ جھلک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نافرمان بندوں کے لیے بہت سے دردناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے ان عذاب سے بچنے کی اور احکامات خداوندی پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: کہ اس آگ کے بڑے بڑے شعلے ہوں گے۔ جیسے بڑے بڑے علاقے ہوتے ہیں۔ اتنے بڑے بڑے شعلے اٹھ کر جہنمیوں کے اوپر گریں گے۔ (سورہ مرسلات: ۳۳،۳۲) سوائے نیک لوگوں کے سب لوگ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ (سورہ الزخرف: ۶۷) کیا ہم نے تمہیں زندگی نہیں دی تھی اور تمہیں نصیحت نہیں کی تھی کہ تم مان لو اور تمہارے پاس ہمارے انبیاء ڈرانے والے بھی آتے تھے مگر تم نے کان ہی نہ دھرے۔ (سورہ فاطر: ۳۷) جہنمیوں کو پیاسا ہانک کر جیسے جانوروں کو لے جایا جاتا ہے ان کو اسی طرح ہانک کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (سورہ مریم: ۸۶) یقیناً ہماری سخت بیڑیاں اور سلگتی ہوئی آگ اور گلے میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔ (سورہ مزمل: ۱۲،۱۳) ان کے لیے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔ (سورہ اعراف: ۴۱) بے شک مجرمین عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ الزخرف: ۷۴)

باقی صفحہ نمبر 10 پر

ایمانیات

پختہ ایمان

جی ایم حقانی، اسلام آباد

حضرت انسؓ کے مہمان خانے میں چند مہمانوں نے کھانا کھایا۔ کھانا کھا چکنے کے بعد حضرت انسؓ نے دیکھا کہ دسترخوان شوربے وغیرہ کے لگ جانے سے زرد فام ہوگیا ہے۔ آپؓ نے خادمہ کو بلایا اور اسے دسترخوان دکھا کر فرمایا کہ اس کو جلتے ہوئے تندور میں ڈال دو۔ خادمہ نے حسب حکم ایسا ہی کیا۔ جملہ مہمانوں کو حیرت ہوئی اور دسترخوان کو جلنے اور اس سے دھواں اٹھنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگ نے دسترخوان کو چھوا تک نہیں۔ خادمہ نے اسے صحیح و سلامت تندور سے نکالا۔ اس وقت وہ نہایت سفید اور صاف ہو چکا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے دھو کر اس کی میل نکال دی ہو۔ دوست احباب نے یہ ماجرہ دیکھا تو حضرت انسؓ سے پوچھا: ''اے صحابی رسول یہ کیا وجہ ہے کہ دسترخوان آگ سے محفوظ رہا اور پھر صاف ہوگیا؟

گفت زانکہ مصطفےٰ دست ودہاں
بس بمالیہ اندریں دستار خواں

حضرت انسؓ نے فرمایا: سبب یہ ہے کہ حضور پُرنور نے اس دسترخوان کو بارہا اپنے دست مبارک سے صاف کیا تھا اس لیے اسے آگ نہیں جلا سکتی۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

اے دل ترسندہ از نار و عذاب
باچناں دست و لبے کن اقتراب

اے دل! اگر تجھے آتش دوزخ سے نجات کی فکر ہے تو رسول اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا قرب حاصل کر۔ جب آپ کے دست مبارک لگنے سے بے جان چیز کو جلنے سے بچا لیا گیا تو آپ کو عاشق زار ہوگا۔ جس کی آپ سے نسبت ہوگی وہ کیسے جلے گا۔ پھر مہمانوں نے خادمہ سے پوچھا کہ تو نے حضرت انسؓ کے کہنے پر بغیر سوچے سمجھے دسترخوان کو آگ میں ڈال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں ان کی غلام ہوں اور مجھے یہ یقین ہے کہ آپؓ جو حکم فرمائیں گے وہ نقصان رساں نہیں ہوگا۔

مولانا روم فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس کا دل جہنم کی آگ و عذاب سے خوفزدہ ہو اس کو چاہیے کہ ایسے مبارک ہاتھوں اور لبوں کے قریب ہو جائے جن کا طریقہ اتباع سنت ہو۔

چوں جمادے را چنیں تشریف داد
جان عاشق را چہا خواہد کشاد

خدا کے پیارے حبیب آنحضرت کے مبارک ہاتھ اور وحی کے مکھڑے والے لب مبارک اگر کسی چیز کو مس کریں تو ان کو یہ شرف حاصل ہو جاتا ہے کہ انہیں آگ تک چھو نہیں سکتی۔ اور جو اس سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت و محبت رکھے گا تو نہ جانے آپ اس کو کیا عطا فرمائیں گے۔

❀☆✿☆❀

فضلیات

نفلی روزوں کے فضائل

ناصرہ محمد جان، کراچی

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر حکم شریعت اور آپ کا ہر قول و عمل اسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں آپ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے۔

ترجمہ: 'اور جو کچھ رسولؐ تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اس سے) رک جایا کرو۔'

قرآن حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرور کائنات کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمت عالم نے خصوصی دعا فرمائی ہے:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔

اللہ تعالیٰ اس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور جیسا اسے آگے پہنچایا۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں آئمہ کرام نے اپنے ذوق علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔ ان میں نفلی روزے کے بارے میں چند احادیث لکھتا ہوں۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ مامن عبد یصوم یوما فی سبیل اللّٰہ الا باعد اللّٰہ بذلک الیوم وجهه عن النار سبعین خریفا۔ متفق علیه واللفظ لمسلم۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص بھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص بھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ھے۔

عن عبد اللّٰہ قال قال لنا رسول اللّٰہ یامعشرالشباب، من استطاع منکم الباۃ فلیتزوج۔ فانه اغض للبصر، و احصن للفرج۔ ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه وجاء۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے رسول اللہؐ نے ہمیں فرمایا اے نوجوانو تم سے جو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو

اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔

عن ابی امامۃ الباھلیی عن النبیی قال قال من صام یوما فی سبیل اللّٰہ، جعل اللّٰہ بینہ وبین النار خندق کما بین السماء والارض، رواہ الترمذی والطبرانی فی الثلاثۃ باسناد حسن۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان فاصلے جتنی خندق بنا دیتا ہے۔

عن ابی ھریرہ ان رسول اللّٰہ قال من صام یوما ابتغاء وجہ اللّٰہ۔ من جھنم کبعد غراب طار وھو فرخ، حتی مات ھرما۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اس قدر دور کر دیتا ہے جیسے کوئی کوا اڑا تو بچہ تھا اور وہ مسلسل اڑتا رہا یہاں تک کہ بڑھاپے کے عالم میں اسے موت آ گئی۔

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللّٰہ لکل شیی ء زکاۃ۔ وزکاۃ الجسد الصوم زاز محرز فی حدیثہ، وقال رسول اللّٰہ الصیام نصف الصبر۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ حضرت محرز کی روایت یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ آدھا صبر ہے۔

عن قتادۃ بن ملحان قال کان رسول اللّٰہ یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ، وخمس عشرۃ قال وقال کھیئۃ الدھر۔

حضرت قتادہ بن ملحان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ہمیں ایام بیض (یعنی ہر قمری ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے: یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عن ابن عباس قال کان رسول اللّٰہ لایفطر ایام البیض فی حضر ولا سفر رواہ النسائی باسناد حسن۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ایام بیض (ہر قمری ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ) کے روزے حضر میں چھوڑتے اور نہ سفر کی حالت میں چھوڑتے۔ اس حدیث کو امام نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ کیا ہے۔

ماخذ کتب:

۱۔ صحاح ستہ

❀☆❁☆❀

ضروری اطلاع

تمام مضمون نگاروں، رپورٹرز اور خطوط لکھنے والوں سے گزارش ھے کہ اپنی مضامین، خبریں اور خطوط کو الگ الگ صفحوں پر لکھ کر ارسال کریں۔ ایک ھی کاغذ پر تحریر شدہ مضمون اور خط کو بیک وقت شائع کرانا ممکن نھیں۔

مضمون نگار، خبر اور خط لکھنے والے کاغذ پر اپنا نام، ایڈریس، تاریخ اور ٹیلی فون/موبائل نمبر ضرور لکھا کریں۔

(ادارہ)

غنچہ ہائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی اخوند

اقوال حضرت علی علیہ السلام:

☆ عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

☆ لوگوں سے اس طریقے سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو وہ تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تم سے ملنے کے لیے بے تاب ہوں۔

☆ تمام معاملے تقدیر کے آگے سرنگوں ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی تدبیر کے نتیجہ میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

☆ جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹادیں اسے حسب و نسب آگے نہیں بڑھا سکتے۔

☆ بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملے سے ڈرتے رہو۔

☆ مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔

☆ جس نے طمع کو اپنا شعار بنایا اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا اور جس نے اپنی پریشان حالی دوسروں پر ظاہر کی وہ ذلت پر آمادہ ہو گیا۔

(رپورٹر: حبیبہ آمین، مدرسہ شاہ ہمدان علی پور)

اہم معلومات:

۱۔ دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی جامعہ الازہر (قاہرہ) مصر میں واقع ہے۔

۲۔ اردو ڈرامے کا شیکسپیئر آغا حشر کاشمیری کو کہا جاتا ہے۔

۳۔ عام ماچس کی تیلی جلائی جائے تو اس وقت کا درجہ حرارت 400 فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔

۴۔ سب سے زیادہ جھیلیں فن لینڈ میں ہیں۔

۵۔ آدھی رات کی سرزمین ناروے کو کہا جاتا ہے۔

۶۔ قائد اعظم کے بعد خواجہ ناظم الدین پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔

۷۔ قاہرہ کو بازاروں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔

(رپورٹر: سیدہ آمنہ اقبال، گلشن کبیر)

ایمان داری کے فائدے اور اہمیت:

ایمان داری کا لفظی معنی دیانت داری ہے۔ اس کا مفہوم ہے کہ اگر کسی انسان کا کوئی حق، مال یا کوئی چیز دوسرے کے ذمے ہو تو وہ اسے پورا پورا ادا کرے۔ قرآن مجید اور سنت نبویؐ میں ایمان داری کی بہت تاکید کی گئی ہے اور مسلمانوں کو اپنے سب کام ایمان داری سے سرانجام دینا کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ترجمہ: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔" (سورہ النساء ۵۸)

مکہ والوں نے آپ کو صادق و آمین کا لقب دیا۔ جب آپؐ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپؐ نے حضرت علیؑ کو نصیحت کی کہ لوگوں کی امانتیں ان کے سپرد کر کے مدینہ منورہ تشریف لانا۔

۱۔ ایماندار انسان کی ہر کوئی عزت کرتا ہے۔

۲۔ ایمان دار انسان پر ہر کسی انسان کو اعتبار ہوتا ہے۔

۳۔ ایمان دار انسان سے ہر کوئی مشورہ کرنے کے لیے ترجیح دیتا ہے۔

(آمنہ علی، چکری روڈ راولپنڈی)

معلوماتِ قرآن:

۱۔ لفظ قرآن کے معنی تلاوت کرنا ہے۔

۲۔قرآن میں کل 323760 حروف ہیں۔

۳۔قرآن پر اعراب لگانے کا کام حجاج بن یوسف نے سرانجام دیے۔

۴۔سورہ یسٰین کو قرآن کا دل کہا جاتا ہے۔

۵۔قرآن مجید میں آیت الکرسی کو سردار الآیات کہتے ہیں۔

۶۔حضرت مطہرہ نے قرآن پاک کو سونے کے پانی سے لکھا تھا۔

۷۔حضرت جبرائیلؑ نے قرآن پاک کا رسم الخط بنایا۔

۸۔قرآن مجید میں مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد قباء اور مسجد ضرار کا ذکر ہے۔

۹۔قرآن کا موضوع انسان یعنی اشرف المخلوقات کے لیے ہدایت ہے۔

(محمد اعجاز حسین، مدرسہ شاہ ہمدان علی پور)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

ہنسنا منع ہے!

☆ پہلا دوست: میں ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہوں۔

دوسرا دوست: وہ کیسے؟

پہلا دوست: ناممکن کا ''نا'' ہٹا دو تو ممکن بن جائے گا۔

☆ عورت: بیٹا تمہاری امی کی زبان کی ٹانگیں ہیں؟

لڑکا: نہیں۔

عورت: تو تمہارے ابو تو کہتے ہیں کہ تمہاری امی کی زبان بہت چلتی ہیں۔

(فرزانہ بتول، فراش ٹاؤن اسلام آباد)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

دنیا کی زینت: ماں باپ، نیک اولاد، نیک بیوی اور دانا دوست۔

آخرت کی زینت: علم، تقویٰ، صدقہ اور حقوق العباد۔

ایمان کی زینت: حیا، پاکیزگی، سچائی اور عادل۔

جسم کی زینت: کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور کم ہنسنا۔

دل کی زینت: صبر، ذکر، شکر اور غور و فکر۔

(اشفاق احمد جھکس)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

دلچسپ خبریں:

چلی میں ٹماٹروں کی سالانہ چوتھی جنگ کا انعقاد:

کوئیلون (نیٹ نیوز) چلی میں گزشتہ دنوں ٹماٹروں کی سالانہ چوتھی جنگ منعقد ہوئی جس میں سات ہزار سے زائد افراد نے جی بھر کر ٹماٹروں سے ایک دوسرے کو مارا۔ مقامی گراؤنڈ میں سرکاری سطح پر منعقد ہونے والی اس ٹماٹر جنگ میں چالیس ٹن سے زائد ٹماٹر استعمال کیے گئے۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

نو سالہ پڑھاکو بچی:

لندن (نیٹ نیوز) نو سالہ برطانوی بچی نے سات ماہ کے دوران تین سو چونسٹھ کتابیں پڑھ کر سب کو حیران کر دیا۔ لیٹھ جیکسن نامی بچی کو صرف کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے اور اس نے صرف سات ماہ کے مختصر عرصہ کے دوران ایک دو نہیں بلکہ پوری تین سو چونسٹھ کتابیں پڑھ لی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسے ایڈونچر، جادو اور جانوروں سے متعلق کتابیں پڑھنا بہت پسند ہے۔ ان کے مطابق وہ پورا دن کتابیں پڑھنے میں صرف نہیں کرتی بلکہ جمناسٹک، کراٹے اور نیٹ بال بھی کھیلتی ہے۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

چہل قدمی یادداشت میں اضافے کا سبب:

گزشتہ دنوں امریکہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ ہفتے میں تین بار تیز چہل قدمی سے دماغ کی یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ اس عمل سے دماغ میں یادداشت ذخیرہ کرنے والے حصے کا حجم بڑھتا ہے اور معتدل مقدار میں چہل قدمی ہی دماغ کو بڑھتی عمر کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ ورزش دماغی انتشار سے لڑنے کے لیے کوئی جادوئی طریقہ نہیں تاہم تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ذہن کو تیز کرنے کا بہترین حل ضرور ہے۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

اخبار تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایم شاہین

اپیل برائے چندہ مسجد و مدرسہ چکری روڈ راولپنڈی

مسجد و مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ چکری روڈ راولپنڈی کی پہلی منزل کی چھت لگنے اور کافی کام ہونے کے بعد اب دوسری منزل کا کام شروع ہونے والا ہے۔ لہٰذا تمام مومنین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس نیک کام میں دل کھول کر تعاون کریں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ

منجانب: NYF چکری روڈ راولپنڈی

❀ ☆ ✺ ☆ ❀

چوتھا سالانہ محفل ذکر مصطفیٰ ؐ

NYF اسلام آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں محفل ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ اس روحانی محفل کی صدارت جناب سید ناصر الموسوی کر رہے تھے جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب صوفی غلام محمد سریکی تھے۔ اس عظیم الشان اجتماع میں اسلام آباد، علی پور، راولپنڈی، چکری، واہ کینٹ اور دیگر تمام علاقوں سے نوربخشی برادری نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ جید علمائے کرام، نوربخشی سکالرز، دانشوروں اور طلبہ نے بھی شرکت کی۔ اس روحانی محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت قاری محمد حسین نے حاصل کی۔ اس کے بعد اشرف عاصی، محسن علی، آصف شاہد، افتخار سرموی، عارف تحقی، واصف علی واصف، اقبال وفا، آصف سریکی اور دیگر نے اپنی حسین آوازوں سے محفل کو چار چاند لگائے۔ اس عظیم اجتماع سے خطاب کرنے والوں میں اعجاز حسین، ایڈوکیٹ دلشاد علی حیدری، حاجی قاچو محمد امین صدر انجمن، مولانا افضل شگری، مولانا حسن نوری بت شکن، مولانا اقبال جاوید، مولانا جی ایچ سیف اللہ، پروفیسر ذاکر حسین ذاکر، صوفی غلام محمد سریکی، مولانا سید ناصر حسین الموسوی اور سلیم تصوفی شامل تھے۔ جناب غلام رسول سریکی صاحب نظامت کے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اجلاس کا اختتام مولانا محمد انور تھلوی صاحب نے دعائیہ کلمات کے ساتھ کیا۔

رپورٹر: سلیم تصوفی

❀ ☆ ✺ ☆ ❀

محفل میلاد المصطفیٰ ؐ

ربیع الاول کا بابرکت مہینہ عالم اسلام کے لیے یہ نوید لے کر آتا ہے کہ اس مہینے میں فخر موجودات رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم آب وگل میں ظہور پذیر ہوئے اور اس خوشی میں جہاں بھر میں آپ ؐ کی سیرت و کردار کو اجاگر کرنے کے لیے محافل منعقد ہوتی ہیں۔ NYF سکردو نے مدرسہ شاہ ہمدان میں بھی اس سلسلے میں کل بلتستان مقابلہ نعت خوانی کا اہتمام کیا۔ جس میں بلتستان کے تمام دینی مدارس کے طلباء نے شرکت کی۔ کل ۱۸ مدارس سے ۲۲ طلبا نے شرکت کی۔ اس پروقار محفل میں بلتستان بھر سے شمع تصوف کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور نعت خوانوں نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت نعت پیش کی۔ اس مقابلہ نعت خوانی کی صدارت خطیب صوفیہ نوربخشیہ علامہ عارف حسین نے کی۔ جبکہ مولانا محمد یوسف صاحب مہمان خصوصی تھے۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض شاعر احسان علی دانش اور شاہد حسین آباری نے سرانجام دیے۔ منصفین کے فرائض سید تصقل حسین اور احسان علی دانش نے سرانجام دئے۔

اس مقابلے میں پہلی پوزیشن جس نعت خواں نے حاصل کی اس کا تعلق باروا ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ سسٹم جیلو سے تھا۔ اس مقابلے میں

سخاوت حسین بوادو اکیڈمی، محمد ثقلین مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سرمک گرونسکل اور سید سراج الحسن مدرسہ شاہ ہمدان شگر گلاب پور نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آخر میں جاوید اختر بلغاری صدر NYF سکردو نے شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔ اور تقسیم انعامات کے بعد بوا یوسف کی پرسوز دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔

جاوید اختر بلغاری صدر NYF

سکردو ڈویژن

❀ ☆ ✪ ☆ ❀

این وائی ایف وومن ونگ کراچی زون کا قیام

مورخہ 20 فروری 2014 کراچی منظور کالونی میں مولانا سیف اللہ کے زیر صدارت خواتین کا ایک اہم تقریب ہوا جس میں این وائی ایف وومن ونگ کراچی کا قیام عمل لایا گیا۔ تقریب میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مولانا بوا سیف اللہ نے وومن ونگ کے نو منتخب کابینہ سے حلف لیا۔ اس موقع پر قائدین وائی ایف نے اظہار خیال کرتے ہوئے سب سے پہلے انہیں مبارک باد دی اور کہا کہ اسلامی تاریخ میں خواتین کا کردار ہمیشہ سے اہم رہا ہے۔ انہوں نے خواتین کو جناب فاطمہ زہرا علیہا سلام کی نقش قدم پر چلنے اور پردے کی حفاظت کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

باقی اراکین کابینہ یہ ہیں۔ عطیہ تبسم۔ صدر، رضیہ۔ سینئر نائب صدر، عصمت حیدرو ملک۔ نائب صدور، یاسمین۔ جنرل سیکریٹری، شازیہ بتول علی۔ جوائنٹ سیکریٹریز، آمنہ ابراہیم۔ فائنانس سیکریٹری، عارفہ و آمنہ گلزار۔ سوشل سیکریٹریز، کنیز فاطمہ۔ ایجوکیشن سیکریٹری، رباب فدا حسین۔ پریس سیکریٹری، شکیلہ۔ ڈپٹی پریس سیکریٹری، عابدہ۔ انفارمیشن سیکریٹری، صائمہ و نسرین۔ ناظمین اجلاس، سعیدہ باجی و فاطمہ باجی۔ سینئر ممبرز۔

رپورٹ: این وائی ایف وومن ونگ کراچی زون

❀ ☆ ✪ ☆ ❀

عید میلاد النبیؐ

گزشتہ دنوں شاہ سید ہاؤس راولپنڈی میں چھٹی محفل میلاد مصطفیٰؐ نہایت ہی عقیدت و الفت کے ساتھ منائی گئی۔ بابرکت محفل میں جناب صوفی غلام محمد صاحب، مولانا محمد انور صاحب، مولانا نور حسن صاحب، دلشاد علی حیدری صاحب، محمد خان شگری صاحب، عبد الرحمٰن سرمیکی صاحب، غلام رسول صاحب اور سلیم تصوفی صاحب تشریف فرما تھے۔ بابرکت محفل میں ادبی کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا اور نعتیہ مقابلے کا بھی اہتمام کیا گیا۔ محفل کا آغاز سید عباس موسوی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ نعت خوانوں میں سکندر حیات، محسن عباس، اقبال وفا شگری، محمد عارف، عقیل علی، محمد اعجاز، محمد زین العابدین، محمد فیصل، نواز سرمیکی، اور شاہ نواز نے اپنے اپنے والہانہ انداز میں نعت رسول مقبول پیش کیا۔ عبد الرحمٰن نے نعتیہ مقابلہ کا ریزلٹ پیش کیا جس میں اقبال وفا شگری نے پہلی، نواز سرمیکی نے دوسری جبکہ شاہ نواز نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مولانا محمد نور حسن بت شکن نے اپنی تقریر میں مذہب حقہ کی سربلندی اور آبیاری کے موضوع پر بحث کی۔ ثاقب علی نے ترانہ تصوف پیش کیا۔ مہمان خصوصی جناب صوفی غلام محمد نے اپنی تقریر میں مسلک صوفیہ پر روشنی ڈالی۔

دلشاد علی حیدری نے ادبی کونسل کے نئی امیدواروں سے حلف لیا جن کے نام درج ذیل ہیں محمد حسین صدر، ثاقب علی نائب صدر، محرم علی جنرل سیکرٹری، محمد اسماعیل انفارمیشن سیکرٹری، محمد آمین فانس سیکرٹری، زاہد حسین آفس سیکرٹری۔

آخر میں مولانا انور علی تھلوی صاحب نے اپنی تقریر کے ساتھ ہی دعائیہ کلمات سے محفل کو اختتامی شکل دی۔

رپورٹر: محمد اسماعیل آیازی

❀ ☆ ✪ ☆ ❀

عید میلاد النبیؐ

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت میں عید میلاد النبیؐ کے مناسبت سے محفل میلاد منعقد ہوئی۔ محفل کی صدارت جناب مولانا

شکور علی انور نے کی۔ سٹیج سیکریٹری کی فرائض کمیل احمد غازی انجم نے سرانجام دی۔ کمیل احمد نے تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز کیا۔ مدرسہ شاہ ہمدان کے طالب علموں کے درمیان نعتیہ مقابلے بھی ہوئے۔ جس میں نور محمد نے پہلی پوزیشن، فاطمہ صغریٰ نے دوسری پوزیشن اور شہباز سریکی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن ہولڈرز میں انعامات بھی تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ ریحانہ، ابرار احمد، مظاہر شکری، اکمل بلغاری، انجم درویش اور دیگر لوگوں نے بھی نعت پیش کی۔ مولانا شکور علی انور صاحب نے حضور پاک کے سیرت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد بوا احمد نے خصوصی دعاوں کے ساتھ محفل کو اختتامی شکل دی۔

رپورٹر: اقبال حیدر KIU گلگت

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

عید حضرت امام جعفر صادقؑ اور سہ روزہ اعتکاف نشینی کا اختتامی جلسہ

NYF اسلام آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ولادت باسعادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور سہ روزہ اعتکاف نشینی کی اختتام کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ سہ روزہ اعتکاف نشینی کے دوران NYF کے جوان خدمت کے لیے پیش پیش رہے۔ جلسہ کی صدارت جناب مولانا رستم علی انجم صاحب نے کی اور مہمان خصوصی کی نشست پر جناب حاجی ثناء اللہ صاحب تھے۔ اس نورانی محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جس کی سعادت کاچو اختر حسین بلغاری نے حاصل کی۔ تلاوت کے بعد دانیال محمود نوری، آصف سریکی، اعجاز شرگو اور دیگر ثناخوان نے نعت رسول مقبولؐ، ترانہ تصوف اور حضرت امام جعفر صادقؑ کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ کے صدر الحاج کاچو محمد امین صاحب نے اظہار خیال اور تذکیہ نفس و تصوف کے بارے میں اپنے جذبات کو اشعار کی شکل میں سامعین تک پہنچایا۔ اس کے بعد مولانا حافظ ذاکر علی ثاقب، مولانا اقبال جاوید، حاجی ثناء اللہ اور مولانا رستم علی انجم نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی سیرت اور اعتکاف کے فضائل بیان کئے۔ یہ روحانی محفل وطن عزیز پاکستان کے استحکام اور مسلک حقہ کی ترقی کے لیے خصوصی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر: سلیم تصوفی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

اعتکاف نشینی

اعتکاف نشینی کے اختتام پر جناب سید محمد شاہ صاحب میر واعظ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ بلغار کی صدارت میں پر رونق روحانی جلسہ منعقد ہوئی۔ الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب مہمان خصوصی تھے۔ قاری اسحاق، محمد جاوید، ذوالفقار، کرامت علی، صابر حسین، عابد نوری اور صوفی حسن نے اپنی حسین اور پر لطف آواز سے حمد باری تعالیٰ، نعت، قصیدے اور ترانہ تصوف پیش کر کے جلسہ کو رونق بخشی۔ جناب بوا اسماعیل شوق صاحب، بوا شیر علی، مولانا علی محمد محمدی صاحب، مولانا عبد السلام صاحب، مولانا عبد الحمید صاحب، مولانا محسن علی ساقی صاحب اور مولانا ناصر حسین بلغاری صاحب نے اعتکاف کے مختلف رموز و برکات اور اہمیت و افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تصوف کے پروانوں نے جلسہ کی کامیابی کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جلسہ کے اختتام پر اسلام کی بقا اور مذہب حقہ کی ترقی و سربلندی کے لیے خصوصی دعا کی۔

رپورٹر: جی ایم حقانی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

اعتکاف نشینی

مولانا رستم علی انجم صاحب نے تزکیہ، ریاضت و مجاہدہ کی مشن کو عام کرتے ہوئے چکری روڈ روالپنڈی پہنچا اور مسجد شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ چکری روڈ راولپنڈی میں سہ روزہ اعتکاف نشینی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں تصوف کے پروانوں نے شرکت کی۔ اعتکاف کے اختتام پر جلسہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جو کہ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جس کی سعادت ابراہیم شہزاد نے حاصل کی۔ واصف علی واصف محمد آصف اور دیگر نعت خوانوں نے نعت اور قصائد پیش کی۔ مولانا حافظ انور بلغاری اور مولانا رستم علی انجم صاحب نے

اعتکاف کے فضائل بیان کی۔

رپورٹر: ابراہیم شہزاد، جنرل سیکریٹری

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

سہ روزہ اعتکاف نشینی

الیان سرمک کے زیر اہتمام روحانی استاد جناب کاچو فدا حسین کی قیادت میں سہ روزہ محفل اعتکاف نشینی منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف علاقوں سے معتکفین نے شرکت کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک پر رونق جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں تصوف کے پیاسوں نے شرکت کی۔ محفل کی صدارت جناب الحاج فقیر محمد ابراہیم کر رہے تھے جبکہ مہمان خصوصی سید محمد شاہ اظہر صاحب جلوہ افروز تھے۔ شبیر بیگ اور عابد نوری نے تصوف کے ترانے پیش کر کے محفل کو گرمایا۔ آخر میں الحاج فقیر محمد ابراہیم کی پر اثر دعاؤں کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: عابد نوری

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

خصوصی کنونشن

صدر NYF گنگ چھے ڈویژن صدارت کی کرسی پر براجمان تھے۔ جناب مولانا غلام حسین سیف اللہ اور مولانا محسن علی قائدان NYF سٹیج پر تشریف لائے تو تمام شرکا نے کھڑے ہو کر پرتپاک استقبال کیا۔ اس وقت فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ تقریب میں مثالی نظم وضبط کا اعلیٰ مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ تقریب صبح ۹ بجے شروع ہوئی اور شام ۵ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس پوری تقریب میں مملکت کی سرحدوں کے تحفظ، نسل نو کے لیے وحدت کے پیغام اور اغیار کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لیے حصول علم کی ضرورت واہمیت پر زور دیا۔ NYF گنگ چھے ڈویژن کے جنرل سیکریٹری جناب شیر علی صاحب نے مربوط اور جامع قرارداد پیش کیا اور مسائل کے حل اور قیام امن کے لیے ارباب حل وعقد کو جامع تجاویز پیش کی۔ قرارداد کے تمام نکات کو شرکائے محفل نے ہاتھ کھڑا کر کے متفقہ طور پر منظور کیا۔ آخر میں جناب مولانا شفیع مطہری صاحب کے دعائیہ کلمات کے ساتھ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹر: محمد حسین راز

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

ریذلٹ و پروگریس رپورٹ

حسب امسال اس سال بھی مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں ریذلٹ و پروگریس رپورٹ سال ۲۰۱۳ کے سلسلے میں عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔ مین کیمپس، شاہ ہمدان کیمپس اور سنائی کیمپس سے بھی تمام طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ اس وقت دو سو طلبہ و طالبات ان تینوں کیمپسز میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے بھی شرکت کی۔ یہ عظیم الشان تقریب جناب حافظ ذاکر علی ثاقب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ حاجی ثناء اللہ صاحب اور حاجی محمد ابراہیم سرموی صاحب مہمانان خصوصی کی نشست پر تشریف تھے۔ سٹیج سیکرٹری کی فرائض معلمہ حافظہ کرن علی اور معلمہ کوثر اسحاق نے سرانجام دی۔ معلمہ ماریہ فضل نے ریذلٹ و پروگریس رپورٹ پیش کی اور تمام پوزیشن ہولڈرز کے لیے انعامات سے نوازا۔ عابدہ آمین، بشریٰ اسحاق، سارا حسین، روبینہ اختر، حکیمہ کریم نے ہفتہ وار ٹیسٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ زکیہ بانو، یاور علی، مجاہد حسنین اور صہیب محمد نے اپنی اپنی درجات میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مہرین حسن کو بیسٹ سٹوڈینٹ آف دی ایئر ایوارڈ، فیصل عبدالرحیم کو حسن اخلاق ایوارڈ اور مرضیہ غلام محمد کو بیسٹ مدر آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ جیرا بانو نے قاری ایوارڈ، حبیبہ آمین نے نعت خواں ایوارڈ، اعجاز حسین نے مقرر ایوارڈ، جویریا فاطمہ نے کیپر بیگ ایوارڈ، ثناء نور اور حافظ عارف غلام نبی نے خدمات ایوارڈ، شجاع علی، عشرت ممتاز اور جیا زہرا نے صفائی ایوارڈ وصول کیے۔ تقریب سے حاجی ثناء اللہ، حاجی محمد ابراہیم، ڈاکٹر غازی محمد نعیم، غلام حسن شگری، علی احمد قمر، مولانا حافظ صادق، انجینئر غلام حسن، مہرین انصاری اور حافظ ذاکر علی نے خطاب کی۔ مقررین نے بچوں کی محنت، لگن، شوق اور جذبہ کو سراہا اور انہیں مزید انعامات سے حوصلہ افزائی کی۔ چیف آرگنائزر ظفر علی آخوند نے

انتھک محنت اور لگن سے تقریب کو کامیاب کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑا۔انہوں نے آنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔مولانا انور علی تھلوی کی پرسوز دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر: معلمہ ماریہ فضل

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

مبارک بادی

میں اپنے اور پورے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی جانب سے امام جمعہ الجماعت مسجد صوفیہ نوربخشیہ کنوداس گلگت مولانا شکور علی انور کو حج کی سعادت حاصل کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

رپورٹر: جنید حسن جانی

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

اجلاس

گزشتہ دنوں NYF سدہ بروم یونٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں درج ذیل امور پر بحث ہوئی۔

۱۔رابطہ کاری کا فقدان

۲۔فنڈنگ کے لیے لائحہ عمل

۳۔سدہ بروم میں تمام یونٹس کے ممبرشپ کارڈ کا اجرا

مندرجہ بالا تمام امور پر تفصیلی بحث ہوئی اور ان کی بہتری کے لیے لائحہ عمل طے کیا گیا۔ساتھ ہی ۲۰۱۴ کو تعلیمی سال قرار دیا اور ایک تعلیمی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ یہ ٹیم ہر علاقے میں دورہ کرے گی اور تمام مدرسوں میں درس وتدریس کے عمل کو بہتر انداز میں چلانے کے لیے ہر ممکن اقدام اور کوشش کریں گے۔

رپورٹر: محمد رفیق، پریس سیکرٹری

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

عظیم الشان جلسہ

حسب سابق امسال نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن شگر صوفی آباد کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ غدیر کا انعقاد کیا گیا۔جس میں مختلف علاقوں سے سینکڑوں فرزندان تصوف نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت جناب مولانا سیف اللہ نے کی۔مہمان خصوصی کی نشست پر کاچو فدا حسین تھے۔ عابد نوری نے سٹیج سیکرٹری کی فرائض سرانجام دئے۔ مقررین نے حضرت علیؑ کی سیرت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔اور زور دیا کہ ہم امیر المومنینؑ کے فلسفہ اور اقوال کو سمجھ کر اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

رپورٹر: عابد نوری

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

ادارہ نوائے صوفیہ کا اظہار تعزیت

صدر این وائی ایف چندہ محمد علی شاہین، نور علی بلغاری کے والد، ماسٹر کریم کھرکوی، صدر این وائی ایف سکردو اختر بلغاری کے والد، یوایونس نیلو کے والدہ، اسد کھرفتی کے بھائی، سلمان پیون کے بھائی، عطاء اللہ تھوی کے والد، اور غلام محمد شاہین نمائندہ نوائے صوفیہ کے والد کے وفات کے موقع پر ادارہ نوائے صوفیہ تمام لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

ادارہ

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں NYF کے صدر جاوید اختر کے والد محترم کی اچانک وفات پر گہرے دکھ اور افسوس اظہار کیا۔مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما۔آمین۔

رپورٹر: صلاح الدین ونوجوانان بلغار اسلام آباد

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں حاجی ماسٹر عبدالکریم کھرکوی کی وفات پر NYF کھرکوہ یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس علی پور میں منعقد ہوا، جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور لواحقین سے اس نازک وقت کو برداشت کرنے اور صبر کرنے کے لیے دعا کی، جوانوں نے مرحوم

کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے دعا کی۔

رپورٹر: ذاکر حسین ساگر کھرکوی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

تعزیتی اجلاس

فدا علی (مرحوم) جو کہ اپنی علاج کے سلسلے میں اسلام آباد آئے ہوئے تھے گزشتہ دنوں کمپلیکس ہسپتال میں رضا الٰہی سے وفات پاگئے۔ اس موقع پر اسلام آباد نقطے ہاؤس میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ان کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور ان کی روح کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔

رپورٹر: اختر حسین تھلوی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

قارئین کے نام اہم پیغام!

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل صوفیہ نوربخشیہ مسلک کے عوام کی امنگوں کا نہ صرف واحد ترجمان ہے بلکہ احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب بھی ہے۔ ادارے کی کمزور مالی حالت اور تحقیقی مضامین کی عدم دستیابی رسالے کی تاخیر کا باعث ہے۔ مدیر اعلیٰ ابو العرفان علامہ محمد بشیر کی زیر نگرانی، غیر تجارتی (Non-Commercial) رسالہ ہونے کی حیثیت سے **نوائے صوفیہ انٹرنیشنل** کی مسلسل اشاعت اور بروقت اجراء ہم سب صاحب ذی عقل، ذی شعور اور ذی حیثیت کی ذمہ داری ہے، جس سے کسی کو بھی چھٹکارا حاصل نہیں۔

دین حقہ کی پروان اور ترقی کے لیے رسالے کی مسلسل اور بروقت اشاعت کو یقینی بنانے میں آپ کا تعاون یوں چاہتا ہے:

☆ **قارئین**..... نوائے صوفیہ کے ہر شمارے کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی مستقل قاری بنائیں۔

☆ **خریدار**..... نوائے صوفیہ کا خود بھی مستقل خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی مستقل خریدار بنا کر ادارے کی مالی پوزیشن کو بہتر بنانے میں ساتھ دیں۔

☆ **رپورٹر**..... سبق آموز رپورٹوں سے لوگوں کی دینی اور اخروی زندگی کو کامیاب بنا کر نوائے صوفیہ کی خدمت کر سکتے ہیں۔

☆ **نمائندہ**..... نوائے صوفیہ کی فروخت میں اضافہ، رقوم کو بروقت وصول اور موصول شدہ رقوم کو فوراً منتقل کر کے ادارہ اور دین حقہ کی خدمت کر سکتا ہے اور بقایاجات کا حصول نمائندہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

☆ **مضمون نگار**..... آپ کا مضمون کسی کی زندگی سنوارنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا عرق ریزی سے مضمون لکھ کر نوائے صوفیہ اور قوم کی خدمت کریں۔

☆ **خطوط بھیجنے والے**..... بغیر ڈاک ٹکٹ چسپاں (بے رنگ) خطوط بھیجنے والے ادارے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے لوگ ہیں۔ یہ لوگ نوائے صوفیہ اور دین کے حقیقی خیر خواہ نہیں ہو سکتے بلکہ ادارے کو نقصان پہنچانے والے میں سے ہوں گے۔ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے لیے سوالات کے ساتھ واپسی ڈاک لفافہ بھی بھیجیں۔

☆ **عوام**..... نوائے صوفیہ کے قاری اور خریدار بن کر نوائے صوفیہ کے پیغامات کو دوسرے عوام الناس تک پھیلائیں۔

☆ **علماء**..... نوائے صوفیہ کے لیے بہترین مشورے اور مضامین دیں۔ خود رسالہ خریدیں اور دوسروں کی اس کی تبلیغ کر کے نوائے صوفیہ اور دین حقہ کی خدمت کریں۔

☆ **بزنس مین**..... اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ دین حقہ اور نوائے صوفیہ کی مالی حالت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆ **سرکاری عہدیدار**..... نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بنیں چاہے کہیں بھی فرائض سر انجام دے رہے ہو۔

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

جی ایم شاہین

☆ **طالب علموں**......اپنی پاکٹ منی سے فضول کاموں پر خرچ کرنے کی بجائے نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بن کر ادارے کی مالی حالت کو بہتر بنانے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

☆ **تنظیمیں**......اپنی تنظیموں کی خبریں اور پروگریس رپورٹس دینے کے ساتھ ساتھ اپنی کابینہ، مشاورتی کونسل اور کمیٹی کے عہدے داروں اور ممبران کی نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی خریداری کو بھی یقینی بنائیں۔

اس طرح نوائے صوفیہ کی خریداری میں اضافہ ہوگا اور مالی حالت بہتر ہونے میں بہت مددگار ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے انجمن کے صدر اور جنرل سیکریٹری کا مربوط کردار نوائے صوفیہ کے لیے ایک سنگ میل کی حیثیت ہو سکتا ہے۔

بلاشبہ نوائے صوفیہ کی اشاعت دین حقہ کی سالمیت اور بقا کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کی مسلسل اور بروقت اشاعت ہم سب کی دینی، دنیوی اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔ لہذا مذہب حقہ کے ہر فرد سے اپیل ہے کہ نوائے صوفیہ کی اشاعت میں اپنا حصہ بھی ضرور ڈالیے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہوگا۔

(ادارہ)

قارئین کے خطوط

My name is Payam Delfani, PhD student at Lund University, Sweden. First of all, I would like to thank you for all the efforts you have made to re-introduce Nurbakhshiyya by writing such interesting and useful papers. In this regard, I have a question concerning a manuscript entitled Tohfat-ul-Ahbab in Persian and I am wondering if you possibly have the digitized format of this precious manuscript. Please let me know if you have any information about how I can obtain this manuscript.

I look forward to hear from you. Thank you in advance.

P.S. You can also write for me in Persian.

Best regards,

(Payam Delfani Sweden)

☆☆☆

Dear All

Ap tmam kese he ham Indea me sab theek he.

(Mohammad Nawas from India)

☆☆☆

نعت رسول مقبولؐ

علی احمد قمر

یہ آج تمنا ہے مری عرضِ ہنر کی
کیوں خاک نہ بن جاؤں میں آقا ترے در کی

اک شوق لیے پھرتا ہے ہمراہ سفر کے
کیا بات ہے پھر راہِ طلب میں کوئی ڈر کی

جس نے بھی پکارا تمھیں مشکل میں اسی پہ
تم نے مرے آقا شبِ تاریک سحر کی

شفقت کا تصور ہی نیا سامنے آیا
مجھ پہ مرے آقا نے جہاں ایک نظر کی

شاید وہ طلب منزلِ مقصود پہ لے آئی
چومی تھی کبھی خاک تری راہ گزر کی

میں لاکھ خطاکار و گنہگار ہوں لیکن
بخشش بھی تو خیرات ہے آقا ترے در کی

اب اذنِ سفر جانبِ بطحا مرے آقا
میں نے تو شبِ عمر اسی غم میں بسر کی

وہ مجھ کو غلامی میں جو لے لیں قمر اک بار
منزل ہی نہ مل جائے مجھے میرے سفر کی

❀☆✪☆❀

حیراں ہے کائنات بھی اس اہتمام سے
لیتا ہے رب بھی نامِ نبیؐ احترام سے

مرکز تجلیات کا ہے روضۂ رسولؐ
برسے ہے روشنی درو دیوار و بام سے

خضریٰ پہ چاند نور بہاتا ہے رات بھر
تارے اترتے رہتے ہیں روضے پہ شام سے

کچھ اور بندگی کا مدینے میں ہے مزہ
کھلتا نہیں جہاں میں سجود و قیام سے

کیا شاہ، کیا غلام، اسی در کے ہیں گدا
یکساں معاملہ ہے یہاں خاص و عام سے

حسنِ سلوک ان کی شریعت کا امتیاز
روکا ہے دشمنی میں ہمیں انتقام سے

احمدؐ کا امتی ہوں، علیؑ کا غلام ہوں
پہچانتے ہیں لوگ مجھے میرے نام سے

آقا قبول کیجئے مدحت کا یہ سپاس
کچھ اور ہو سکی نہیں خدمت غلام سے

جز مدحتِ رسولؐ نہیں میرا کوئی کام
رکھتا ہوں میں تو کام، قمر اپنے کام سے